Postal Reg.No:PB/1023/2001

بسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 50 شمارہ 50

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

27 رمضان 1422 ہجری / 13 فتح 1380 ہش / 13 دسمبر 2001ء

اخبار احمدیہ

قادیان 8 دسمبر 2001ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں الحمدللہ۔

کل حضور نے مسجد فضل میں خطبہ ارشاد فرمایا اور رمضان المبارک کی مناسبت سے دعاؤں کی برکات و اہمیت پر بصیرت افروز تفصیل بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی کامل شفایابی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

اکثر لوگوں میں غصہ کا نقص اب تک موجود ہے تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا

خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جماعت کو اصلاح اخلاق کی ضرورت ہے

اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور بیجا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔ میں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصہ کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے۔ اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دقت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چپ کر رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اول اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہئے کہ ابتدا میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لئے دردِ دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے۔ جیسے دنیا کے قانون ہیں ویسے خدا کا بھی قانون ہے... جب دنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑے۔ پس جب تک تبدیلی نہیں ہوگی تب تک تمہاری قدر اُس کے نزدیک کچھ نہیں۔ خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفات حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ جماعت کا ایک حصہ ابھی تک ان اخلاق میں کمزور ہے۔ ان باتوں سے صرف شماتت اعداء ہی نہیں ہے بلکہ ایسے لوگ خود بھی قرب کے مقام سے گرائے جاتے ہیں۔

یہ سچ ہے کہ سب انسان ایک مزاج کے نہیں ہوتے۔ اسی لئے قرآن شریف میں آیا ہے (كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ (بنی اسرائیل) بعض آدمی ایک قسم کے اخلاق میں اگر عمدہ ہیں تو دوسری قسم میں کمزور۔ اگر ایک خلق کا رنگ اچھا ہے تو دوسرے کا بُرا۔ لیکن تاہم اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اصلاح ناممکن ہے۔

خَلْق اور خُلْق کے معنی

خلق سے ہماری مراد شیریں کلامی ہی نہیں بلکہ خَلْقْ اور خُلْقْ دو الفاظ ہیں۔ آنکھ، کان، ناک وغیرہ جس قدر اعضاء ظاہری ہیں جن سے انسان کو حسین وغیرہ کہا جاتا ہے یہ سب خَلْق کہلاتے ہیں اور اس کے مقابل پر باطنی قویٰ کا نام خُلْق ہے۔ مثلاً عقل، فہم، شجاعت، عفت، صبر وغیرہ اس قسم کے جس قدر قویٰ سرشت میں ہوتے ہیں وہ سب اسی میں داخل ہیں اور خُلْق کو خَلْق پر اس لئے ترجیح ہے کہ خَلْق یعنی ظاہری جسمانی اعضاء میں اگر کسی قسم کا نقص ہو تو وہ ناقابل علاج ہوتا ہے۔ مثلاً ہاتھ اگر چھوٹا پیدا ہوا ہے تو اس کو بڑا نہیں کر سکتا۔ لیکن خُلْق میں اگر کوئی کمی بیشی ہو تو اس کی اصلاح ہو سکتی ہے۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۲۶ تا ۱۲۹)

رمضان المبارک میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درس القرآن

امسال سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ماہ رمضان میں ہر ہفتہ اور اتوار کے روز درس قرآن مجید ارشاد فرمایا جو لندن کے وقت کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے مسجد فضل لندن سے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ ہندوستانی وقت کے مطابق روزانہ شام پانچ بجے یہ درس سنا جا سکتا ہے۔ ہفتہ اور اتوار کے علاوہ باقی دنوں میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے گذشتہ دروس القرآن کی ریکارڈنگ پیش کی جاتی ہے۔

اس مرتبہ یکم رمضان المبارک بمطابق ۱۷ نومبر ۲۰۰۱ء کو سورۃ الاعراف کی آیت نمبر ۱۰۹ سے درس شروع ہوا۔ حضور نے سب سے پہلے آیات ۱۰۹ تا ۱۱۳ کی تلاوت کی اور پھر ﴿وَنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ﴾ کی تفسیر میں فرمایا کہ حضرت موسیٰ نے اپنا ہاتھ نکالا تو وہ اچانک دیکھنے والوں کو سفید دکھائی دینے لگا۔ یعنی ہاتھ اپنا رنگ نہیں بدلتا تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی شان تھی کہ لوگوں کی آنکھوں پر ایک قسم کا مسمریزم ہو جاتا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل نے ﴿بَيْضَآءُ﴾ کے معنی بے عیب کے کئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ درست ہو سکتا ہے۔ مگر پھر ﴿لِلنّٰظِرِيْنَ﴾ کی ضرورت نہیں تھی۔ "للنّٰظرین" کا لفظ داخل کرنا قرآنی فصاحت و بلاغت کا عجیب کمال ہے کہ سارا مسئلہ کھول دیا ہے۔

سورۃ الاعراف آیت ۱۱۰ اور ۱۱۱ کے تحت حضور نے فرمایا کہ اپنے سرداروں سے مشورہ پوچھنا یہ بادشاہوں کا طریق ہوا کرتا تھا۔ ان کی حمایت لینے کے لیے اور اس طرح مشورہ سے ذمہ داروں میں شامل ہو جاتے تھے۔

﴿لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ﴾ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح اول فرماتے ہیں کہ اس کے معنی چالاک مُدَبِّر کے ہیں۔

آیت ۱۱۲۔ حضور نے فرمایا کہ "اَرْجِهْ" کے معنی قتادہ نے 'اَحْبِسْهُ' کئے ہیں یعنی اسے روک رکھ۔ لیکن ابن عباس اس سے مراد "اَخِّرْهُ" لیتے ہیں یعنی اسے مہلت دے۔

آیت ۱۱۳۔ ﴿يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ﴾ حضور نے فرمایا کہ علامہ فخر الدین رازی (متوفی ۶۰۶ھ۔ ۱۲۰۹ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں۔

باقی صفحہ نمبر ۷ پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

عید الفطر کی مبارکباد!

اور افغانستان کے متعلق امام وقت کی ایک دُعا کی طرف توجہ

ہر رمضان کے تیس دنوں کے بعد مسلمانوں کیلئے ایک دن ایسا آتا ہے جو ماہ رمضان کی جسمانی، اخلاقی اور روحانی قربانیوں اور عبادتوں کے بعد مومنین کو اللہ کی طرف سے عطا ہونے والی لیلۃ القدر کی خوشیوں کے اظہار کے طور پر عید الفطر کے دن کے طور پر جانا جاتا ہے فطر دراصل پھٹنے کو کہتے ہیں ممکن ہے اس کے مختلف معانی کئے جائیں مثال کے طور پر یہ بھی درست ہے کہ اس عید کے ذریعہ مکمل طور پر روزہ افطار ہو جاتا ہے لیکن اس کے یہ بھی تو معنی ہو سکتے ہیں کہ ماہ صیام کی قربانی کے بعد اس عید کے روز سے ایک مومن بندہ کیلئے خدا کی رضا اور اس کی خوشنودی کی ایک پَو پھوٹتی ہے مومن کی زندگی میں ایک نئی صبح پھوٹتی ہے جو اس کو یہ پیغام دیتی ہے کہ وہ رمضان میں سیکھے ہوئے عظیم اسباق کو اپنی تمام زندگی میں پھیلا دے اگر اتنی طاقت نہیں تو رمضان میں حاصل کئے ہوئے روحانی ذخیرہ کو کم از کم آئندہ رمضان تک کیلئے استعمال کرنے کی طاقت کے طور پر استعمال کرے تاکہ ہر رمضان میں آنے والی عید میں اس کیلئے سال بھر کے روحانی موسم بہار کیلئے شگوفے پھوٹتے رہیں اور اس طرح اس کی تمام زندگی خوشنودی خداوندی کی معطر ہواؤں سے بھر جائے اور بالآخر اس کو لقائے الٰہی کا عظیم پھل نصیب ہو جائے۔

یہی پیغام ہے رمضان کا اور یہی نوید ہے عید سعید کی لیکن ان دنوں عالم اسلام پر آپ ایک طائرانہ نگاہ ڈال کر دیکھیں کہ کیا رمضان کی طرف سے عطا کردہ جسمانی اخلاقی اور روحانی ترقیات کے انعامات بالعموم مسلمانوں کو حاصل ہو رہے ہیں یا نہیں تو آپ کو اس کے جواب میں نہایت مایوسی کا شکار ہونا پڑے گا۔ خاص طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں میں نا اتفاقی اور فسادات کے بیج ماہ رمضان میں عام دنوں کی نسبت زیادہ بوئے جاتے ہیں۔ چونکہ ان دنوں علماء نے اسلام کی خدمت کو ایک پیشہ وارانہ حیثیت دے دی ہے اور یہ پیشہ چونکہ ماہ رمضان میں اور دنوں کی نسبت زیادہ پھلتا پھولتا ہے اور ان دنوں میں تراویح اور قرآن خوانی سے جیبیں بھری جاتی ہیں اور انہی دنوں میں صدقۃ الفطر کی وصولی کی بہار ہوتی ہے اس لئے ہر فرقہ کا مولوی دوسرے کو اپنا رقیب خیال کر کے اُسے اپنی مسجد کے قریب بھی آنے نہیں دینا چاہتا چنانچہ شیعہ سُنی اور بریلوی دیوبندی فساد (چاہے وہ اسے جہاد ہی کہیں) اس مہینہ میں زیادہ پنپتا ہے۔ یہاں تک کہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے والی واحد مملکت اسلامی تو اب ماہ رمضان میں قتل و غارت گری کیلئے مشہور ہو چکی ہے۔

تادم تحریر اب تک پاکستان سے اس سال ایسی کوئی خبر تو نہیں آئی اور اس کی ایک وجہ تو یہ رہی کہ ایسے تمام ملاں طالبان کی مدد کیلئے پاکستان کا رُخ کر چکے ہیں اگرچہ اب طالبان کی ناکامی کے بعد یہ جہادی ملا اب واپس اپنے گھروں کو دُم دبا کر بھاگ رہے ہیں اور دوسری وجہ یہ رہی کہ پاکستان کی حکومت نے ایسے تمام ملاؤں پر جن کا تعلق بریلوی دیوبندی، جمعیۃ العلماء وغیرہ پارٹیوں سے تھا امریکہ کے دباؤ میں آکر نہ صرف ان کی تنظیموں پر پابندی عائد کر دی ہے بلکہ ان کو مختلف جگہوں سے گرفتار کرنا بھی شروع کر دیا ہے ان کی مسجدوں پر اشتعال انگیز تقریروں پر پابندی لگا دی ہے۔ بس یہی ایک وجہ ہے کہ پاکستان میں اس سال کا رمضان قدرے پُرسکون گزر رہا ہے۔ کاش پاکستان کی اسلامی حکومت بجائے امریکہ کے خوف کے پہلے سے ہی خدا خوفی سے ایسے نام نہاد علماء اور ان کی پارٹیوں پر نکیل ڈالتی تو ان کا یہ کام اجر و ثواب کا موجب بنتا۔ لیکن خدا کے ایک فرستادہ کی سو سال پہلے کی آواز پر جب انہوں نے لبیک نہ کہا تو قدرت نے غیروں کے ہاتھوں ذلیل کر کے ان سے وہی کام کروا دیئے جس کیلئے یہ لوگ پہلے تیار نہیں تھے۔

خیر باتوں باتوں میں ہم کہاں سے کہاں نکل گئے بات چل رہی تھی کہ رمضان کا سبق یہ ہے کہ مومنین کا فرض ہے کہ وہ رمضان میں حاصل ہونے والی روحانی مشق کو رمضان کے بعد اپنی زندگیوں کے تمام شعبوں میں جاری کر دیں اور بفضلہٖ تعالیٰ احمدی مسلمانوں کی ایک بھاری تعداد اپنے امام ہمام سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ بیان فرمودہ روحانی اسباق کی روشنی میں رمضان کی برکات کو اپنی زندگیوں میں جاری کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اور اپنے روحانی امام کی پیروی میں ان کی عید حقیقی عید کا روپ دھارن کر لیتی ہے۔

اس گفتگو کے آخر پر ہم اپنے پیارے امام سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دو نصائح درج کرتے ہیں۔

پہلی نصیحت تو یہ ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ امیر اور صاحب حیثیت احمدیوں کا فرض ہے کہ وہ عید کے موقع پر اپنے غریب بھائیوں کو بھی یاد رکھیں ان کے گھروں میں جائیں ان کیلئے اور ان کے غریب بچوں کیلئے تحفے ساتھ لے کر جائیں تاکہ وہ بھی عید کی خوشیوں میں شامل ہو جائیں۔ لہٰذا احباب جماعت کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس نصیحت کی یاد دلا کر انہیں اس پر عمل کرنے کی تحریک کی جاتی ہے

اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک اور نصیحت پیش کی جاتی ہے وہ یہ کہ حضور اقدس نے آج سے ۱۲ سال قبل ۱۴ر جولائی ۱۹۸۹ء کو اپنے خطبہ عید الاضحیہ میں ۱۴ر جولائی کے روز حضرت سید عبد اللطیف صاحب شہید آف افغانستان کی شہادت کا ذکر فرمایا تھا جو کہ محض قبول احمدیت کی وجہ سے افغانستان کے ملاؤں کے ہاتھوں آپ نہایت بے دردی سے شہید کئے گئے تھے۔ حضور اقدس نے اس خطبہ عید میں حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید کی شہادت کے بعد سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق افغانستان کی سو سالہ حالتِ زار کا ذکر فرما کر افغانستان کیلئے دُعا کی تحریک کی تھی۔

''اس ضمن میں مَیں دو باتیں آپ کے سامنے رکھنی چاہتا ہوں۔ نمبر ایک تو یہ دُعا کریں کہ جہاں سو سال کی سزا اس قوم کو ملی ہے اللہ اب اس سزا کو ختم کرے اور اس قربانی کا جو فیض ہے وہ بھی اس قوم کو عطا کرے۔ یعنی وہ ہدایت پائیں اور کثرت کے ساتھ اسلام کی راہ میں قربانی کرنے والے اور اپنے گناہوں کی تلافی کرنے والے بنیں۔ کیونکہ ایک سو سال تک ایک قوم کو سزا ملتے چلے جانا اور دکھ کے بعد دکھوں میں مبتلا کئے جانا ایک بہت بڑا عذاب ہے جسے ہم ایک طرف نشان تو قرار دیتے ہیں لیکن اس پر ہم راضی نہیں ہو سکتے۔ انسانیت کا دکھ ہر سچے مذہب والے کو محسوس ہوتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو اپنے شدید معاندین کے عذاب کے وقت بھی دکھ محسوس فرمایا کرتے تھے۔ اس لئے ہم جب ان باتوں کا ذکر کرتے ہیں تو ہرگز تعلّی اور فخر کی بناء پر نہیں کرتے۔ افغان قوم پر جو کچھ گذر رہی ہے اس کی ہمیں تکلیف پہنچتی ہے۔ اس لئے میں احباب جماعت کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ اپنے نفس کی حفاظت کریں اور خدا کی طرف سے غیرت کے جو نشان ظاہر ہوتے ہیں ان پر خوش نہ ہوں۔ بلکہ سجدہ شکر ادا کریں۔ استغفار سے کام لیں۔ اور دُعا یہ کریں کہ اللہ ہماری نسلوں میں ایسے بد بخت پیدا نہ کرے جو خدا والوں سے ٹکر لینے والے ہوں اور معصوموں کا خون بہانے والے ہوں اور ان کو تکلیفیں دینے والے ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے معصوم بندوں کی غیر معمولی حمیت رکھتا ہے۔ غیر معمولی غیرت رکھتا ہے اور انکو تکلیف دینے والوں کو اس کا عذاب اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے اور پھر ان کا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ پس ایک تو یہ کہنا چاہئے جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا کہ ''مولا بس'' اے خدا! اب اس قوم کے دن پھیر دے۔ اس قوم نے بہت سزا دیکھی ہے۔ اس قوم میں حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف شہید پیدا ہوئے۔ اسی قوم میں حضرت مولوی عبد الرحمٰن شہید پیدا ہوئے۔ اسی قوم میں بعد میں متعدد شہداء پیدا ہوئے۔ جنہوں نے بڑی شان اور عظمت کے ساتھ اسلام کے نام پر خدا کے نام پر اور اپنی قوم کی خاطر وہاں اپنا خون بہایا ہے۔ تو اب اس طرف بھی دیکھ اور ان کا فیض بھی اس قوم کو پہنچا اور ہمیشہ کیلئے افغانستان کی تقدیر بدل دے تاکہ یہ لوگ آئندہ ظلم کی راہ سے دوسروں کی قربانیاں لینے والے نہ بنیں بلکہ ایثار اور محبت کی راہ سے اپنی جانیں خدا کی راہ میں قربان کرنے والے ہوں اور کثرت کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل اس قوم میں ان کی بدلی ہوئی حالت کے نتیجہ میں نازل ہوں۔ یہ دُعا ہے جس کی طرف میں جماعت کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

پس اس سال کے رمضان میں اور آنے والی عید کی خوشیوں میں احباب جماعت کو اپنے پیارے امام کی ان دُعاؤں کو اپنی دُعاؤں میں شامل کرنا چاہئے۔ عالم اسلام کے دُکھ یقیناً ہم سب کیلئے بے چینی کا باعث ہیں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عالم اسلام کی مصیبتوں اور دُکھوں کو دُور کرنے کے سامان کرے۔ آمین (منیر احمد خادم)

محبت

مجھ پہ اے جان چھا گئے ہو تم　　دل میں میرے سما گئے ہو تم
پھرتے رہتے ہو میری آنکھوں میں　　جب سے جلوہ دکھا گئے ہو تم
قلبِ ویراں میں میہماں رہ کر　　اس کو کعبہ بنا گئے ہو تم
کان ہیں جن سے اب تلک مسحور　　ایسے نغمے سنا گئے ہو تم
پھول جھڑتے تھے منہ سے باتوں میں　　کیسی نکہت اُڑا گئے ہو تم
ہوکے فکر و خیال پر حاوی　　دین و دنیا بُھلا گئے ہو تم
ذہن سے جو کبھی اُتر نہ سکے　　ایسا نقشہ جما گئے ہو تم
آبِ رحمت کے ایک چھینٹے سے　　میرا دوزخ بُجھا گئے ہو تم
نقشِ شرک و دوئی مرے دل سے　　اپنے ہاتھوں مٹا گئے ہو تم
عشق شاید اسی کو کہتے ہیں　　اِک لگن جو لگا گئے ہو تم
ڈال کر اک نظر محبت کی　　مجھ سا بگڑا بنا گئے ہو تم

(حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل رضی اللہ عنہ)

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی　اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

خطبہ جمعہ

احمدیوں کو خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی صفت مھیمن پر غور کرتے ہوئے امانتدار ہونا چاہئے

اس شخص سے بھی خیانت نہ کرو جو تم سے خیانت کرتا ہے

قرآن کریم پہلی تمام کتب سماویہ پر مہیمن ہے اور ان کی تمام اچھی باتیں اس میں آگئی ہیں

قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کے حوالہ سے
اللہ تعالیٰ کی صفت مہیمن کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۵/اکتوبر ۲۰۰۱ء بمطابق ۵/اخاء ۱۳۸۰ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العلمين - الرحمٰن الرحيم - ملك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ. اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ. سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾ (سورۃ الحشر آیت ۲۴)

وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ ہے، پاک ہے، سلام ہے۔ امن دینے والا ہے۔ نگہبان ہے۔ کامل غلبہ والا ہے۔ ٹوٹے کام بنانے والا ہے (اور) کبریائی والا ہے۔ پاک ہے اللہ اُس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

آج کا خطبہ خدا تعالیٰ کی صفات میں سے صفت مُهَيْمِن کے اوپر ہے۔ سب سے پہلے تو میں اس کے لغوی معنی بیان کرتا ہوں۔ اَلْمُهَيْمِنُ: اِسْمٌ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِى الْكُتُبِ الْقَدِيْمَةِ۔ اَلْمُهَيْمِن اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے جو پرانی کتب میں بھی آیا ہے۔

ایک معنی اَلْمُهَيْمِن کا اَلشَّاهِدُ یعنی گواہ کے ہیں۔ گواہ جو دوسروں کو خوف سے امن دیتا ہے۔ اور اس کا ایک معنی امین بھی تفاسیر میں مذکور ہے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کا معنی "امانتدار" ہے۔ پس امین اور امانت دار دراصل ایک ہی بات کے دو مختلف اظہار ہیں۔

وَفِى قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ﴾. مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ کا مطلب ہے مخلوقات پر نگران۔ صرف نگرانی مراد نہیں بلکہ نگرانی کے ساتھ اس کی حفاظت کرنا بھی مراد ہے۔

پانچ مختلف قول مُهَيْمِن کے بارہ میں بیان کئے گئے ہیں۔

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ امانتدار کو مُهَيْمِن کہتے ہیں۔ اور کسائی گواہ کو مُهَيْمِن کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ الرَّقِيْب کے معنی بھی بیان کئے جاتے ہیں یعنی وہ نگران ہے۔ ...

وَقَالَ اَبُو مَعْشَرٍ: قَبَّانًا عَلَيه۔ ابو معشر کا قول ہے کہ جانچ پرکھ کرنے والا۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کتب (سماویہ) پر نگران ہے۔ یعنی قرآن کریم سے پہلے جو کتب گزر گئی ہیں اب قرآن کریم اُن پر مُهَيْمِن ہے۔

ابن انباری کے نزدیک اَلْمُهَيْمِنُ کے معنی اپنی مخلوق کی ضروریات پوری کرنے والے کے ہیں۔ جبکہ علامہ ازہری کہتے ہیں کہ عربی الفاظ پر قیاس کرنے سے وہی نتیجہ نکلتا ہے جو تفاسیر میں نکالا گیا ہے کہ اَلْمُهَيْمِنُ امین کے معنی میں ہے۔ (لِسَانُ الْعَرَب)

اب تاج العروس اور اقرب الموارد میں جو معنی دئے گئے ہیں وہ یہ ہیں:-

هَيْمَنَ الطَّائِرُ عَلٰى فَرَاخِهٖ: رَفْرَفَ۔ پرندہ نے اپنے بچوں کی حفاظت کے لئے اپنے پر اُن پر پھیلا دئے۔ یہ بہت ہی عمدہ معنی مُهَيْمِن کا ہے اور آگے چل کر پتہ لگتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی انہی معنوں میں لفظ مُهَيْمِن استعمال فرمایا ہے۔

هَيْمَنَ فُلَانٌ عَلٰى كَذَا۔ وہ اس پر نگران اور اس کا محافظ بنا۔ صرف نگران نہیں بلکہ اپنی حفاظت میں لے لیا۔ مُهَيْمِن پرندوں کی طرح اپنے بچوں کو پروں سے ڈھانک کر حفاظت کرنے والا۔

اب هَيْمِن بمعنی حفاظت کے لئے پَر پھیلانا۔ اس میں حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت ہے جو وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپؐ کسی حاجت کے لئے گئے ہوئے تھے کہ ہم نے ایک حُمرہ (سرخ رنگ کی ایک چڑیا) دیکھی جس کے ساتھ اس کے دو بچے تھے۔ ہم نے اس کے دونوں بچے پکڑ گئے۔ پس وہ ارد گرد بے قراری سے پھڑ پھڑانے لگی۔ اسی اثناء میں نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے۔ آپؐ نے دریافت فرمایا اسے اس کے بچوں کی وجہ سے کس نے تکلیف دی ہے۔ اس کے بچے اسے لوٹا دو۔ اور آپؐ نے چیونٹیوں کا ایک بل دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا۔ پس آپؐ نے دریافت فرمایا اس کو کس نے جلایا ہے؟ ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اسے ہم نے جلایا ہے۔ فرمایا کہ یہ مناسب نہیں ہے کہ آگ کے ساتھ کسی کو تکلیف دی جائے البتہ رَبُّ النَّار یعنی اللہ تعالیٰ ہی ہے وہ جس کو چاہے آگ کا عذاب دے۔ (ابو داؤد کتاب الادب باب فی قتل الذر)

ایک روایت ہے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی اور الادب المفرد للبخاری میں درج ہے۔ وہ روایت کرتے ہیں۔ کہ سفر کے دوران ایک جگہ پڑاؤ کیا تو ایک شخص نے ایک حُمرہ (سرخ رنگ کے پرندہ) کے انڈے اٹھا لئے۔ اس پر وہ پرندہ رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک پر آکر پھڑ پھڑانے لگا۔ یہ عجیب واقعہ ہے کہ سر مبارک پر پھڑ پھڑانے لگا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ پرندوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے اتنی سمجھ دی ہے کہ کون ان کا نگران اور محافظ ہوگا۔ فرمایا تم میں سے کس نے اس کے انڈے اٹھا کر اسے تکلیف پہنچائی ہے؟ اس پر ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! مَیں نے اس کے انڈے اٹھا لئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس پرندہ پر رحم کرتے ہوئے فرمایا: اس کے انڈے واپس رکھ دو۔

(الادب المفرد للبخاری باب اخذ البيض من الحمرة)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل لفظ مُهَيْمِن کے بارہ میں بیان کرتے ہیں:

"سب کے اعمال کا واقف، سب کا محافظ۔ (حقائق الفرقان جلد ۴ صفحہ ۷۰)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں:

"اَلْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّر۔ یعنی وہ سب کا محافظ ہے اور سب پر غالب اور بگڑے ہوئے کا بنانے والا ہے اور اس کی ذات نہایت ہی مستغنی ہے"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۷۵)

آج کے اس مختصر خطبہ میں مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے جو مُهَيْمِن کے ذریعہ اعجاز بخشا تھا اس کا تذکرہ کرتا ہوں۔ یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مُهَيْمِن ہونے کا ہی اعجاز تھا۔ اور اس کی قدرت ثانیہ ظاہر ہوئی ہے نئے دور میں۔ اس کے بھی بڑے عظیم واقعات ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کا مُهَيْمِن تھا اور کتاب کا مُهَيْمِن تھا۔ اسی طرح زمانہ آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا بھی مُهَيْمِن ہی رہا ہے اور اس نے اپنے پیارے محمدؐ کے غلاموں سے نظر نہیں پھیری۔ وہی سلوک کیا جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے غلاموں کے ساتھ سلوک ہونا چاہئے تھا۔ اب سب سے پہلے مَیں کانگڑہ کے زلزلہ سے متعلق ایک روایت بیان کرتا ہوں۔

حضرت برکت علی صاحبؓ مرزا لکھنوی کہتے ہیں:

"بندہ ۴/اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ عظیم میں بھاگسو ضلع کانگڑہ بمقام اپر دھرم سالہ (Upper Dharam Sala) ایک مکان کے نیچے دب گیا تھا اور بمشکل باہر نکالا گیا تھا۔ اس موقعہ پر چشم دید گواہ بابو گلاب دین صاحب اوور سیئر پینشنر جو ان ایام میں وہاں پر بطور سب ڈویژنل آفیسر تعینات تھے۔ آج سیالکوٹ میں زندہ موجود ہیں، (یعنی روایت کرتے وقت)۔ اُس واقعہ سے ایک دو ماہ قبل جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زلزلۂ عظیمہ کی پیشگوئی شائع فرمائی تھی بندہ خود قادیان دارالامان میں موجود تھا۔ اور حضورؑ کے شائع فرمودہ اشتہارات ہمراہ لے کر دھرم سالہ چھاؤنی پہنچا اور وہ اشتہارات متعدد اشخاص کو تقسیم بھی کئے تھے۔ چونکہ بندہ وہاں بطور کلرک کام کرتا تھا۔ اور عارضی ملازمت میں مجھے فرصت حاصل تھی۔ اس لئے بندہ وہاں وقتاً فوقتاً مرزا رحیم بیگ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ احمدی صحابی کو بھی ملنے جایا کرتا تھا، مرزا صاحب موصوف مغلیہ برادری کے ایک بڑے خاندان سے تعلق رکھتے تھے"۔ ہم بھی جب دھرم سالہ جایا کرتے تھے تو مرزا رحیم بیگ صاحب سے میری ذاتی بھی کئی دفعہ ملاقات ہوئی ہے۔ "اور ان کے دوسرے بھائی احمدی نہ تھے۔ صرف ان کے اپنی بیوی بچے ان کے ساتھ احمدی ہوئے اور باقی تمام لوگ ان کی سخت مخالفت کرتے تھے۔ اس زلزلہ میں وہ سب خزانہ محفوظ رہا اور بعض اور احمدی بھی جو مختلف اطراف سے وہاں پہنچے ہوئے تھے۔ سب کے سب اس زلزلہ کی تباہی میں بچ گئے، حالانکہ وہاں کا اندازاً میرے خیال میں نوے فیصد جانوں کا نقصان تھا اور ایسے شدید زلزلہ میں ہم سب احمدیوں کا بچ جانا ایک عظیم الشان نشان تھا۔ اس کی تفصیل اگر پوری تشریح سے لکھوں تو یقیناً ہر طالب حق خدا تعالیٰ کی نصرت کو احمدیوں کے ساتھ دیکھ سکے گا۔ کیونکہ میرے اہل و عیال مکرم خانصاحب گلاب خان صاحب کے اہل و عیال اور مستری اللہ بخش صاحب سیالکوٹی اور ان کے ہمراہ غلام محمد مستری اور دوسرے احمدی احباب کے اس زلزلہ کی لپیٹ سے محفوظ رہنے کے متعلق جو قدرتی اسباب ظہور میں آئے اُن میں ایک ایک فرد کے متعلق جدا جدا نشان نظر آتا ہے" یعنی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسے حالات پیدا کر دیتا ہے کہ وہ تباہی سے جن کو بچانا چاہے اس کو بچا لیتا ہے۔

فرماتے ہیں: "خصوصاً مستری اللہ بخش صاحب کی وہاں سے ایک دن قبل اتفاقی روانگی اور ہمارے اہل و عیال کی کچھ عرصہ قبل وطن کی طرف مراجعت کرنا اور زلزلہ سے پیشتر بعض احباب کا مکان سے باہر نکل جانا اور زلزلہ میں دب کر عجیب و غریب اسباب سے باہر نکلنا سب باتیں بطور نشان تھیں۔ اور میرا ارادہ ہے کہ اس پر تفصیل سے ایک مضمون لکھ کر ارسال خدمت کروں لیکن فی الحال مختصراً ان واقعات کا تذکرہ کیا گیا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کے سلسلہ میں پیش آئے ہیں۔ اس زلزلہ کے کچھ دن بعد جب خاکسار قادیان میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور ان ایام میں آم کے درختوں کے سائے میں مقبرہ بہشتی کے ملحقہ باغ میں خیمہ زن تھے۔ جب بندہ نے حضور سے ملاقات کی تو حضور نے میرے متعلق کئی سوال کئے کہ آپ مکان کے نیچے دب کر کس طرح زندہ نکل آئے تو بندہ نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے مستری اللہ بخش صاحب احمدی کی چارپائی نے بچایا جو ایک بڑی دیوار کو اپنے اوپر اٹھائے رکھا اور مجھے زیادہ بوجھ سے نہ دبنا پڑا۔ ایسے میں حضور علیہ السلام نے کچھ احمدیوں کے متعلق سوالات کئے اور بندہ نے سب دوستوں کے محفوظ رہنے کے متعلق شہادت دی۔ حالانکہ حضورؑ اس سے قبل اشتہار میں شائع فرما چکے تھے کہ زلزلہ میں ہماری جماعت کا ایک آدمی بھی ضائع نہیں ہوا"۔ اب اتنا بڑا زلزلہ جس میں نوے فیصد آبادی تباہ ہو جائے اس میں ایک بھی احمدی کا ضائع نہ ہونا ایک عظیم الشان نشان ہے۔ "اور مجھے یقین ہے کہ حضورؑ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کا علم ہو چکا تھا۔ ورنہ مجھ سے قبل دھرم سالہ سے کوئی احمدی حضورؑ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا۔ پس حضورؑ سے بندہ کی ملاقات جو زلزلہ کانگڑہ کے بعد ہوئی اس میں احمدیوں کے بچ جانے کو حضور نے ایک نشان قرار دیا ہے۔ اور خصوصاً میرا اس زلزلہ میں دب کر بچ جانا نشان ہے۔ جس کا بذریعہ تحریر اعلان کر دیا گیا ہے۔ مبارک وہ جو اس چشم دید نشان سے عبرت پکڑیں اور خدا کے فرستادہ پر ایمان لائیں"۔ (رجسٹر روایات صحابہؓ نمبر ۳ صفحہ ۱ تا ۳)

یہ روایت ہے مرزا صاحب کی جو رجسٹر روایات سے لی گئی ہے۔

اب مُھَیْمِن کے معنی امین کے بھی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ مجھے ابو سفیانؓ نے بتایا تھا کہ ہرقل نے انہیں کہا کہ:

مَیں نے تجھے یہ پوچھا تھا کہ (محمدؐ) تم کو کس چیز کا حکم دیتے ہیں؟۔ جس کا تُو نے جواب دیا ہے کہ وہ نماز، صدق، پاکدامنی، عہد پورا کرنے اور امانتیں ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ ہرقل نے کہا اور یہی تو ایک نبی کی صفت ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الشہادات)

حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ نبی اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب کرتے ہوئے ہمیشہ فرمایا: "لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَا عَھْدَ لَهٗ"۔ یعنی جو شخص امانت کا لحاظ نہیں رکھتا اس کا ایمان کوئی ایمان نہیں اور جو عہد کا پاس نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۱۳۵ مطبوعہ بیروت)

یہاں مُھَیْمِن بمعنی امانتدار کے استعمال ہو رہا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص بات کر کے پلٹ جائے تو وہ بات امانت ہے (سنن ابی داؤد کتاب الادب فی نقل الحدیث) یعنی بات کرنے کے بعد کوئی شخص واپس چلا جاتا ہے تو اس وقت وہ امانت بن جاتی ہے۔ اگر کھڑے کھڑے اس بات کو کوئی اور رنگ دے دے، کوئی اور معنی پہنا دے تو پھر وہی امانت بنتی ہے جو اس نے تبدیل شدہ صورت میں بات پیش کی ہے۔ لیکن اگر اسی حالت میں چھوڑ کر چلا جائے تو پھر اس کی وہ بات امانت ہو جاتی ہے اور کسی دوسرے سے امانت دار سے پوچھے بغیر اس بات کا ذکر مناسب نہیں ہے۔

آنحضرت ﷺ نے منافق کی تین علامتیں بیان فرمائی ہیں:

"جب گفتگو کرتا ہے کذب بیانی سے کام لیتا ہے، جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔

(بُخاری کتابُ الشّہاداتِ بَابُ مَنْ اَمَرَ بِاِنْجَازِ الْوَعْدِ)

اب آپ دیکھ لیں اس حدیث کی رو سے مولویوں پر اطلاق کر کے دیکھ لیں۔ سو فیصدی تینوں باتیں مولویوں پر صادق آتی ہیں۔ جب بھی گفتگو کرتے ہیں کذب بیانی۔ اب بڑے بڑے وعدے کر رہے ہیں کابل اور افغانستان کے مولوی بھی اور سراسر جھوٹ سے کام لے رہے ہیں۔ مسلسل جھوٹ بولے چلے جاتے ہیں۔ پاکستان کے مولوی کسی طرح اس سے پیچھے نہیں ہیں۔

اور جب امانت رکھی جائے تو خیانت کرتے ہیں۔ ایک واقعہ ہمارے ہاں ربوہ برجی بابل کا ایک شخص میرے پاس آیا اور میرے پاس کچھ پیسے امانت رکھوائے تو مَیں نے کہا آپ میرے پاس کیوں آئے ہیں آپ کے مولوی صاحب وہاں ہیں ان کے پاس کیوں نہیں امانت رکھوائی۔ اس نے کہا: توبہ کرو، مولوی صاحب کے پاس امانت رکھیں تو وہ سارے ہی کھا جائیں۔ مَیں نے کہا پھر اپنا دین تم نے ان کے پاس امانت رکھا ہوا ہے جو اس قدر بددیانت ہے کہ ایک غریب آدمی کے پیسے کھا جائے۔ تو حال یہ ہے مولویوں کا۔ اللہ ہی رحم فرمائے۔ جب بات کرتے ہیں جھوٹ بولتے ہیں۔ امانت رکھیں تو خیانت کرتے ہیں اور جب وعدہ کرتے ہیں تو وعدہ خلافی کرتے ہیں۔

حضرت اُمّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ" یعنی جس سے مشورہ کیا جاتا ہے وہ امین ہوتا ہے"۔

(سُنن التّرمذی اَبْوَابُ الْاَدَبِ بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ)

یعنی مشورہ جب کسی سے مانگا جائے تو پھر یونہی خواہ مخواہ جو منہ میں آئے انٹ سنٹ نہ بکنا چاہئے بلکہ فوراً سوچنا چاہئے کہ جس نے مجھ سے مشورہ مانگا ہے اس نے مجھ پر اعتماد کیا ہے اور مجھے بہترین

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

(امانت داری عزت ہے)

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AutoTraders

16 بینگو لین کلکتہ 70001

دکان 248-5222, 248-1652, 243-0794

رہائش 237-0471, 237-8468

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES

AMBASSADOR & MARUTI

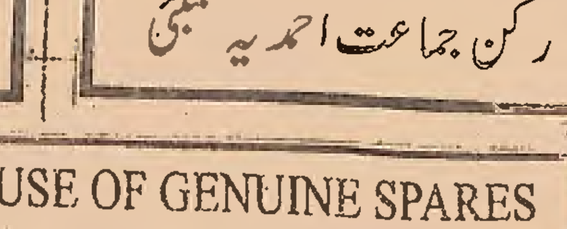

P, 48 PRINCEP STREET

CALCUTTA- 700072 ☎2370509

مشورہ اس کے مقابل پر پیش کرنا چاہئے۔ عام طور پر جب مشورے مانگے جاتے ہیں تو کچھ تو بددیانت لوگ ہیں وہ بددیانتی سے ہی مشورہ دیتے ہیں۔ کسی کو کہہ دیتے ہیں فلاں شخص بڑا ایمان دار ہے اس کے پاس پیسے رکھواؤ اور بعد میں پیسے لے کر بھاگ جاتے ہیں۔ اب میرے پاس ہر روز خطوں میں اس قسم کے واقعات آتے رہتے ہیں۔ ایک عورت بیچاری نے لکھا کہ ایک شخص ہے جو مجھے کہنے لگا کہ اتنے پیسے کی ضرورت ہے اور اپنی ہمسائی کا بنک اکاؤنٹ دے دو تا کہ میں جاتے ہی اس امانت میں جمع کرواؤں۔ اور جب وہ پیسے لے کر بھاگ گیا تو ہمسائی سے جا کر لڑی کہ اتنی دیر ہو گئی تمہارے پاس میرے پیسے آئے ہوئے ہیں وہ پیسے کہاں گئے۔ اس نے کہا کہ پیسوں کی تو یہاں ہوا بھی نہیں لگی۔ یہاں کوئی نام و نشان تک نہیں ہے پیسوں کا۔ تو پھر پتہ چلا کہ وہ اس طرح دھوکہ دے کر پیسے لے کر بھاگ گیا تھا۔ تو بدقسمتی سے وہ احمدی کہلاتا تھا۔ تو احمدیوں کو خاص طور پر مُهَيْمِن پر غور کرتے ہوئے امانتدار ہونا چاہئے اور اگر امانتدار نہیں ہونگے تو پھر ان کا کوئی دین ہی نہیں ہے۔ فَلَا اِيْمَانَ لَهٗ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو امانتدار نہیں اس کا ایمان ہی کوئی نہیں ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"اس شخص کو (عند الطلب) امانت لوٹا دو جس نے تمہارے پاس امانت رکھی تھی اور اُس شخص سے بھی خیانت نہ کرو جو تجھ سے خیانت کرتا ہے۔ (سُنن التّرمذی ابوابُ البُیُوْع)

اب یہ بھی بڑا اہم مسئلہ ہے۔ کوئی انسان کسی کے ساتھ بددیانتی کر دیتا ہے تو جب دوسرے کو موقع ملے تو پھر وہ اس سے بددیانتی کرے اور بعد میں کہہ دے کہ اس نے مجھ سے بددیانتی کی تھی میں نے اس سے بددیانتی کر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ بھی دین کے خلاف ہے۔ خواہ کوئی بددیانتی کرے بھی وہ تو بددیانت، بے ایمان ہو جائے گا۔ جب تم پر وہ کسی وجہ سے بعد میں اعتماد کرے تو تمہیں بددیانتی نہیں کرنی چاہئے۔ تم اپنے ایمان کی حفاظت کرو۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایک مسلمان جسے اگر کوئی حکم دیا جائے تو اسے (صحیح صحیح) نافذ کرتا ہے اور اگر کسی کو کچھ ادا کرنے کا اسے حکم دیا جائے تو پوری بشاشت اور خوش دلی سے پورا پورا دیتا ہے تو وہ بھی صدقہ دینے والوں میں شمار ہوتا ہے۔ (مسلم کتاب الزکوٰۃ)

اب یہ معاملہ بہت اہم ہے۔ بعض دفعہ ایک آدمی سخاوت کے ساتھ اپنے کسی مصاحب کو، اپنے خزانچی کو حکم دیتا ہے کہ فلاں کو پیسے دے دے اور اس کے دل میں اس پر ایک قسم کا جبر اور کراہت محسوس ہوتی ہے اور وہ پیسہ دیتے وقت خوش خلقی سے پیسہ نہیں دیتا بلکہ تنگی سے پیسہ دیتا ہے تو ایسے شخص کو اس کے صدقہ میں سے کچھ بھی نہیں ملے گا۔ لیکن اگر مالک کہے کہ پیسے دے دو اور بڑی خوشی کے ساتھ وہ اس غریب پر خرچ کرے جس کے لئے حکم ہو تو وہ بھی اس صدقہ میں حصہ دار ہو جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"انسان کی پیدائش میں دو قسم کے حسن ہیں۔ ایک حسن معاملہ اور وہ یہ کہ انسان خدا تعالیٰ کی تمام امانتوں اور عہد کے ادا کرنے میں یہ رعایت رکھے کہ کوئی امر حتی الوسع ان کے متعلق فوت نہ ہو" یعنی کوئی بھی حکم ایسا نہ ہو جو ضائع ہو جائے۔ فوت ہونے سے یہ مراد ہے۔ "جیسا کہ خدا تعالیٰ کے کلام میں ﴿رَاعُوْنَ﴾ کا لفظ اسی طرف اشارہ کرتا ہے"۔ ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ﴾ "ایسا ہی لازم ہے کہ انسان مخلوق کی امانتوں اور عہد کی نسبت بھی یہی لحاظ رکھے یعنی حقوق اللہ اور حقوقِ عباد میں تقویٰ سے کام لے۔ یہ حُسن معاملہ ہے یا یوں کہو کہ روحانی خوبصورتی ہے"۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم)

یعنی اس میں خوبصورتی دراصل توازن ہی کا نام ہے۔ تو روحانی خوبصورتی سے مراد یہ ہے کہ جو بندے اور خدا کے درمیان امانتوں کا توازن کرتا ہے یہ اس کا روحانی حسن ہے۔

ایک اور عبارت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ہے:

"مومن وہ ہیں جو اپنی امانتوں اور عہدوں کی رعایت رکھتے ہیں یعنی ادائے امانت اور ایفائے عہد کے بارے میں کوئی دقیقہ تقویٰ اور احتیاط کا باقی نہیں چھوڑتے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انسان کا نفس اور اُس کے تمام قویٰ اور آنکھ کی بینائی اور کانوں کی شنوائی اور زبان کی گویائی اور ہاتھوں اور پیروں کی قوت یہ سب خدا تعالیٰ کی امانتیں ہیں جو اُس نے ہمیں دی ہیں اور جس وقت وہ چاہے اپنی امانتوں کو واپس لے سکتا ہے۔ پس ان تمام امانتوں کا رعایت رکھنا یہ ہے کہ باریک در باریک تقویٰ کی پابندی سے خدا تعالیٰ کی خدمت میں نفس اور اُس کے تمام قویٰ اور جسم اور اُس کے تمام قویٰ اور جوارح

کو لکیا جائے اس طرح پر کہ گویا یہ تمام چیزیں اُس کی نہیں بلکہ خدا کی ہو جائیں اور اس کی مرضی سے نہیں بلکہ خدا کی مرضی کے موافق ان تمام قویٰ اور اعضاء کا حرکت اور سکون ہو اور اس کا ارادہ کچھ بھی نہ رہے بلکہ خدا کا ارادہ" ہو جائے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ذات میں کامل طور پر پورا اترتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ گواہی دی ہے اور آپ کو اس اعلان کی اجازت دی ہے کہ ﴿قُلْ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾۔ تو کہہ دے میری نمازیں، میری عبادت اور میری قربانیاں اور میری تو ساری زندگی اور میری موت کلیۃً اللہ ہی کے لئے ہو چکے ہیں۔ پس جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے خود یہ ہدایت دی اور اعلان کی ہدایت دی کہ یہ اعلان کر دو۔ یہ کس لئے اعلان کرنے کا حکم ملا ہے۔ اس لئے کہ لوگ سوچیں کہ ہم نے جس کا دامن پکڑا ہے اس کے مطابق ہمیں بھی امانت دار ہونا پڑے گا۔

فرماتے ہیں: "خدا کا ارادہ ان میں کام کرے اور خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں اُس کا نفس ایسا ہو جیسا کہ مُردہ زندہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور یہ خود رائی سے بے دخل ہو"۔ یعنی خود نمائی سے۔ "اور خدا تعالیٰ کا پورا تصرف اُس کے وجود پر ہو جائے۔ یہاں تک کہ اُسی سے دیکھے اور اُسی سے سنے اور اُسی سے بولے اور اسی سے حرکت یا سکون کرے اور نفس کی دقیق در دقیق"۔ یعنی باریک در باریک۔ "آلائشیں جو کسی خوردبین سے بھی نظر نہیں آ سکتیں دور ہو کر فقط روح رہ جائے۔ غرض مُهَيْمِنَت خدا کی اس پر احاطہ کر لے اور اپنے وجود سے اُس کو کھو دے اور اُس کی حکومت اپنے وجود پر کچھ نہ رہے اور سب حکومت خدا کی ہو جائے اور نفسانی جوش سب مفقود ہو جائیں اور تمام آرزوئیں اور تمام ارادے اور تمام خواہشیں خدا میں ہو جائیں اور نفس امارہ کی تمام عمارتیں منہدم کر کے خاک میں ملا دی جائیں اور ایک ایسا پاک محل تقدس اور تطہر کا دل میں تیار کیا جاوے جس میں حضرت عزت نازل ہو سکے اور اس کی روح اس میں آباد ہو سکے۔ اس قدر تکمیل کے بعد کہا جائے گا کہ وہ امانتیں جو منعمِ حقیقی نے انسان کو دی تھیں وہ واپس کی گئیں تب ایسے شخص پر یہ آیت صادق آئے گی ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ﴾۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم)

ایک اور آیت جس میں صفت مہیمن کا ذکر ہے۔

﴿وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا۔ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ۔ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ﴾۔

(سورۃ المائدہ: ۴۹)

"اور ہم نے تیری طرف حق کے ساتھ کتاب نازل کی ہے اُس کی تصدیق کرتی ہوئی جو کتاب میں سے اس کے سامنے ہے اور اس پر نگران کے طور پر"۔ پس یہاں قرآن کریم کا پچھلی کتب پر نگران ہونا بھی بتایا گیا ہے۔ یعنی تجھ پر ایک ایسی کتاب نازل کی گئی ہے جو تمام صحیح باتوں کی تصدیق بھی کر رہی ہے اور اس سے پہلے جتنی کتب ہیں ان سب پر یہ کتاب یعنی قرآن کریم نگران ہے۔ "پس ان کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کر جو اللہ نے اتارا ہے۔ اور جو تیرے پاس حق آیا ہے اسے چھوڑ کر ان کی خواہشات کی پیروی نہ کر۔ تم میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے ایک مسلک اور ایک مذہب بنایا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو ضرور تمہیں ایک ہی امت بنا دیتا لیکن وہ اس کے ذریعہ جو اس نے تمہیں دیا تمہیں آزمانا چاہتا ہے۔ پس تم نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ"۔ خدا تعالیٰ نے مومن کے لئے جو مطمح

معاند احمدیت شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا ملتزمات پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

نظر مقرر کیا ہے وہ یہ ہے کہ تمام نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ۔ یہ جو مقابلہ ہے یہ بہت ہی نیک مقابلہ ہے اگر دنیا میں سب نیکی کے مقابلہ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں تو ساری دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔ پھر فرمایا "پس تم نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ۔ اللہ ہی کی طرف تم سب کا لوٹ کر جانا ہے۔ پس وہ تمہیں ان باتوں کی حقیقت سے آگاہ کرے گا جن میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔

اب ابن عباسؓ کی روایت ہے بخاری کتاب فضائل القرآن میں۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ "اَلْمُهَیْمِن" کے معنی امین ہی کے ہیں اور قرآن کریم اپنے سے پہلے نازل ہونے والی تمام کتابوں پر امین ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"مَیں دنیا پرست واعظوں کا دشمن ہوں کیونکہ ان کی اغراض محدود، ان کے حوصلے چھوٹے، خیالات پست ہوتے ہیں۔ جس واعظ کی اغراض دینی ہوں وہ ایک ایسی زبردست اور مضبوط چٹان پر کھڑا ہوتا ہے کہ دنیوی واعظ سب اس کے اندر آجاتے ہیں کیونکہ وہ ایک امر بالمعروف کرتا ہے۔ ہر بھلی بات کا حکم دینے والا ہوتا ہے اور ہر بری بات سے روکنے والا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کو اللہ تعالیٰ نے مُهَیْمِن فرمایا، یہ جامع کتاب ہے جس میں جیسے ملٹری (فوجی) واعظ کو فتوحات کے طریقوں اور قواعد جنگ کی ہدایت ہے تو ایسے نظام مملکت اور سیاستِ مُدن کے اصول اعلیٰ درجہ کے بتائے گئے ہیں۔ غرض ہر رنگ اور ہر طرز کی اصلاح اور بہتری کے اصول یہ بتاتا ہے۔

(الحکم ۱۷/مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

مُهَیْمِن سے مراد یہ ہے کہ اصول بتاتا ہے اور اتنے کامل کہ ان میں سے کوئی اصول بھی باقی نہیں چھوڑتا۔ ہر قسم کے اصول جن کی انسان کو ضرورت پیش آسکتی ہے ان سب کا ذکر کرتا ہے۔ اور اس لحاظ سے قرآن کریم مُهَیْمِن ہے کہ اس سے پہلے جتنی کتابیں گزری ہیں ان میں سب اچھی باتیں جتنی تھیں وہ قرآن نے سمیٹ لی ہیں اور ان کو دہرا لیا ہے۔ اب قرآن کے بعد دوسری کتابیں دیکھنے کی ضرورت ہی کوئی نہیں۔ کیونکہ ان کی تمام تعلیم تو قرآن کریم میں آگئی ہے اور قرآن کریم نے نہ صرف ان کو سمیٹ لیا بلکہ ان میں سے وہ تعلیمیں اختیار کیں جو واقعۃً سچی تھیں۔ جو بعد کے لوگوں نے بنائی ہوئی تھیں وہ ساری چھوڑ دیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ کتاب ہمیں خدا تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سچی توفیق عطا فرمائے کہ اس کتاب کے تمام حقوق ادا کر سکیں۔

آج اس مختصر خطبہ کے بعد اب میں خطبہ ثانیہ کے لئے بیٹھتا ہوں۔

دھری ارلیوٹ ضلع راجوری میں مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد

نیولائٹ انگلش پبلک اسکول کی نئی تعمیر شدہ عمارت کا افتتاح

مورخہ ۲۳/جولائی ۲۰۰۱ء صبح ۱۰ بجے دھری ارلیوٹ میں مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ مکرم وحید الدین صاحب شمس نائب ناظر تعلیم نے مرکزی نمائندہ کی حیثیت سے بطور مہمان خصوصی شرکت کی محترم موصوف کا استقبال نئی تعمیر شدہ اسکول کی عمارت میں صدر صاحب تعلیمی کمیٹی نیولائٹ انگلش اسکول اور صدر جماعت احمدیہ دھری ارلیوٹ کے علاوہ اسکول کے اساتذہ وطلباء نے کیا۔ مہمان خصوصی نے مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد دعاؤں کے ساتھ رکھا۔ یہ مسجد اسکول کے ساتھ ملحق ہے۔ جو برلب سڑک ہے۔ علاوہ ازیں مکرم صوبائی امیر صاحب علاقہ پونچھ وراجوری مکرم صدر صاحب دھری ارلیوٹ اور خاکسار نے بھی سنگ بنیاد کی اینٹ رکھی۔

سنگ بنیاد کی تقریب کے بعد مہمان خصوصی نے دھری ارلیوٹ کے نئے تعمیر شدہ اسکول کی بلڈنگ کا افتتاح فرمایا۔ موصوف نے اسکول کے اسٹاف وعلاقہ پونچھ راجوری کے طلباء سے خطاب کیا۔ اس تقریب میں احباب جماعت کے علاوہ موضع کے معززین نے بھی شرکت کی۔

مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب بھٹی امیر علاقہ پونچھ وراجوری نے اجتماعی دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس درسگاہ سے نکلنے والے نونہال ونوجوان ملک وقوم کی خدمت کرنے والے بنیں نیز اس اسکول کا اثر پورے علاقہ میں اچھا رہے۔ آمین!

(شیخ محمود احمد نمائندہ خدام الاحمدیہ، بھارت)

اعلانات نکاح

امسال جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر مورخہ ۱۰-۱۱-۲۰۰۱ اور اسی طرح ۱۲-۱۱-۲۰۰۱ کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد اقصیٰ قادیان میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

۱)……عزیزہ زکیہ باسط صاحبہ بنت مکرم عبدالباسط خان صاحب ساکن مانیکا گوڑا (اڑیسہ) کا نکاح مکرم عماد عبدالجلیل صاحب ابن مکرم عبدالجلیل صاحب کرونا گاپلی کیرلہ کے ساتھ مبلغ دوسو گرام سونا حق مہر پر قرار پایا ہے۔ (اعانت ۵۰۰ روپے)

۲)……عزیزہ صبیحہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم بی. ایم داؤد احمد صاحب ساکن بنگلور (کرناٹک) کا نکاح مکرم فرخ سمیر صاحب ابن مکرم محمد نور عالم صاحب احمدی ساکن بھتولی (بہار) کے ساتھ مبلغ ۵۱۰۰۰ روپے حق مہر پر قرار پایا۔ (اعانت ۲۰۰ روپے)

۳)……عزیزہ امۃ الباسط صاحبہ بنت مکرم محمد عبد السلام صاحب مرحوم (عرف نثار احمد) ساکن یادگیر کا نکاح مکرم مرزا محمد اکبر بیگ صاحب ابن مکرم مرزا محمد اطہر بیگ صاحب ساکن جھالاوار (راجستھان) کے ساتھ ۵۱۰۰۰ روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔ اعانت ۲۰۰

۵)……عزیزہ سعیدہ خاتون صاحبہ بنت مکرم ولی الدین خان صاحب مرحوم ساکن یادگیر (کرناٹک) کا نکاح مکرم محمد ذکی الدین صاحب ابن مکرم محمد رضوان الدین صاحب مرحوم ساکن کلکتہ کے ساتھ مبلغ ۱۵۰۰۰ روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔ (اعانت ۱۰۰ روپے)

۶)……عزیزہ طاہرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم منظور احمد صاحب ساکن حیدرآباد (آندھرا) کا نکاح مکرم خالد احمد شحنہ ابن مکرم فیض احمد صاحب شحنہ مرحوم ساکن یادگیر (کرناٹک) کے ساتھ ۹۱۵۱ روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔ (اعانت ۵۰ روپے)

۷)……عزیزہ رابعہ راشدہ بنت مکرم محمد عبدالحق صاحب ساکن قادیان کا نکاح مکرم جلیل احمد انصاری صاحب ابن مکرم محمد حنیف صاحب مرحوم ساکن مالیگاؤں (مہاراشٹر) کے ساتھ ۵۱۱۰۱ روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔ (اعانت ۵۰ روپے)

۸)……عزیزہ ماریہ داؤد صاحبہ بنت مکرم داؤد احمد صاحب بھٹی مرحوم ساکن لکھنؤ (یوپی) کا نکاح مکرم سید محمد ظفر عالم صاحب ابن مکرم سید بشیر عالم صاحب ساکن کلکتہ (بنگال) کے ساتھ ۵۰۰۰۰ روپے حق مہر پر قرار پایا۔ (اعانت ۵۰ روپے)

مورخہ ۱۲-۱۱-۲۰۰۱

۹)……عزیزہ اے. درثمین صاحبہ بنت مکرم عبد العزیز صاحب صابو مرحوم ساکن چنئی (تامل ناڈو) کا نکاح مکرم محمد ریان صاحب ابن مکرم ابراہیم عالم ساکن کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ کے ساتھ ۲۰۰۰۷ روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔

۱۰)……عزیزہ اے. مسیحا شیریں بنت مکرم عبد العزیز صاحب صابو مرحوم ساکن چنئی (تامل ناڈو) کا نکاح مکرم محمد عظمت اللہ صاحب ابن مکرم مرحوم شکریہ۔ نائیڈو ساکن چنئی کے ساتھ ۱۵۰۰۰ روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔ (اعانت ۲۰۰ روپے)

(انچارج شعبہ رشتہ وناطہ قادیان)

☆……بمورخہ ۱۰-۱۱-۰۱ کو مکرم شیخ محبوب صاحب ابن مکرم شیخ رمضان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ شولاپور کا نکاح عزیزہ کنیز فاطمہ بنت مکرم عبد القیوم فراش ساکن یادگیر کے ہمراہ ۱۵۵۵۱ روپے حق مہر پر قرار پایا۔ (اعانت ۵۰ روپے۔ عقیل احمد معلم)

☆……بمورخہ ۱۰-۱۱-۰۱ کو مکرم گوتم احمد صاحب ابن مکرم سیٹھ محمد یونس صاحب آف بھدرک کا نکاح محترمہ فریدہ تسنیم کے ساتھ قرار پایا۔

(اعانت ۱۰۰ روپے، شوکت انصاری مبلغ سلسلہ بھدرک)

☆……☆……☆

اعلان دُعا

خاکسار کی والدہ محترمہ اہلیہ محترم ملک نذیر احمد صاحب درویش مرحوم دو سال سے فالج میں مبتلا ہیں۔ علاج جاری ہے۔ کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔ (ملک منیر احمد پشاوری قادیان)

تقریب آمین

خاکسار کی بچی عزیزہ شبینہ کوثر نے چار سال سات ماہ کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ الحمد للہ علی ذالک اس خوشی کے موقع پر ۱۶ نومبر ۲۰۰۱ء کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ بھدرواہ میں آمین کی دُعائیہ تقریب منعقد ہوئی۔ بچی کے نیک صالحہ اور خادمہ دین بننے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر ۱۰۰/- روپے) (غلام احمد قادر مبلغ بھدرواہ)

ولادت

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم راجہ طفیل احمد خان کو اللہ تعالیٰ نے ماہ جون ۲۰۰۱ میں بیٹے سے نوازا ہے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے ازراہ شفقت اس کا نام راجہ حبیب احمد خان رکھا ہے۔ بچے کی صحت وسلامتی درازیٔ عمر اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بننے اور خادم دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۵۰ روپے۔

(راجہ جمیل احمد خان معلم)

بقیہ:خلاصہ درس قرآن کریم ازصفحہ اول

یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ اس زمانہ میں جادو کے علم کی کثرت تھی اور جادوگر بہت تھے۔اور یہ اس بات کو تقویت دیتی ہے کہ متکلمین کے نزدیک اللہ تعالیٰ ہر نبی کو ایسے معجزات عطا فرماتا ہے۔

پس جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے لوگوں میں علم السحر (جادو کا علم) غالب تھا۔ تو معجزے بھی سحر کے مشابہ دکھائے گئے۔

آیات ۱۱۴۔۱۱۵ اکی تشریح میں حضور نے فرمایا کہ ساحروں نے جب فرعون سے پوچھا کہ جب ہم غالب آئیں گے تو ہمارے لئے کیا اجر ہوگا۔ تو اجر سے ان کی مراد مادی اجر تھا۔ فرعون کی قربت کا کوئی شوق نہیں تھا۔ فرعون نے کہا کہ ہاں اجر تو ہوگا مگر اس کے نتیجہ میں تم میرے مقرب ہو جاؤ گے۔

آیت ۱۱۶۔ حضور نے فرمایا کہ معجزہ کے سلسلہ میں پہل ان کی طرف سے ہے جن کی طرف سے مطالبہ تھا۔ علامہ محمود بن عمر الزمخشری (متوفی ۵۳۸ھ۔۱۱۴۴ء) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ:

”فرعون نے جادوگروں کے سرداروں اور استادوں کو بلایا اور پوچھا تم نے کیا تیاری کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ایک ایسا جادو تیار کیا ہے جس کی دنیا میں کوئی طاقت مقابلہ نہیں کر سکتی جب تک کہ کوئی آسمانی طاقت نہ ہو“۔ حضور نے فرمایا کہ یہ بات زمخشری نے اپنی طرف سے بنائی ہے جادوگروں نے یہ نہیں کہی تھی۔ اسی طرح زمخشری کہتے ہیں کہ ”جادوگروں کی تعداد اسی ہزار تھی“۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ محض مبالغہ اور فرضی بات ہے۔ کہ گویا ان سب نے جادو دکھانا تھا۔ اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ ”بعض نے کہا کہ ستر ہزار تھی اور بعض نے کہا کہ تیس ہزار سے کچھ زیادہ تھی“۔ حضور نے فرمایا کہ تینوں باتیں گپیں ہیں وہ گنتی کے چند تھے۔

آیت:۱۱۷۔﴿قَالَ اَلْقُوْا. فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُ وْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ان جادوگروں کا جادو لوگوں کی آنکھوں پر تھا، نہ کہ سونٹیوں پر تھا۔ ہپناٹزم، مسمریزم کے ذریعہ آنکھوں کو باندھ دیا جاتا ہے اور آنکھوں پر جادو کرنا کسی چیز کی ماہیت کو نہیں بدلتا۔ قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ انہوں نے کسی چیز کی ماہیت کو تبدیل نہیں کیا تھا۔ سونٹیاں سونٹیاں ہی رہیں، رسیاں رسیاں ہی رہیں۔ انہوں نے آنکھوں پر جادو کیا تھا۔ اسے Mass ہپناٹزم کہا جاتا ہے۔

﴿وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ﴾ کے تحت حضور نے فرمایا کہ اَلرَّهْبَةُ وَالرُّهْبُ ایسا خوف ہے جس میں احتیاط اور اضطراب بھی شامل ہو یعنی استرھاب کے معنی دہشت زدہ کرنے کے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے ان کا مسمریزم حضرت موسیٰ پر بھی کچھ اثر کر گیا اور وہ گھبرا گئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو وحی کی۔ چنانچہ آیت نمبر ۱۱۸ میں ہے ﴿وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ﴾ کہ ہم نے کہا اپنا سونٹا پھینک وہ ان کے جھوٹ کو نگل لے گا۔ یہ نہیں فرمایا کہ ان کی سونٹیاں کھا جائے گا۔ یہ سارا سلسلہ کلام قرآن کا نہایت فصیح و بلیغ ہے اور حقیقت حال کو ظاہر کر رہا ہے۔

حضور نے﴿تَلْقَفُ﴾ کے لغوی معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ”لَقِفْتُ الشَّیْ ءَ اَلْقَفُهٗ وَتَلَقَّفْتُهٗ“ کسی چیز کو مہارت سے لینا اور یہ منہ سے نکلنے یا ہاتھ سے لینے پر بولا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس میں ﴿مَا يَاْفِكُوْنَ﴾ کی بات بہت اہم ہے۔ وہ سونٹا جھوٹی بات کو کھا رہا تھا، نہ کہ کسی رسی کو۔

آیات ۱۱۹۔۱۲۰۔ کی تشریح میں حضور نے فرمایا کہ فرعون نے تو وہ دربار اس لئے اکٹھا کیا تھا کہ اگر اس کے جادوگر جیت جائیں تو بہت بڑا جلوس نکالیں گے مگر جب حق ظاہر ہو گیا اور جو وہ کر رہے تھے اس کا جھوٹا ہونا ظاہر ہو گیا تو بجائے اس کے کہ وہ جشن مناتے ﴿وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ﴾ وہ نہایت ذلیل اور رسوا ہو کر شرمندگی سے ان جگہوں سے واپس آئے۔

آیات ۱۲۱۔۱۲۳۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ﴾ جادوگر سجدے کی حالت میں گرا دئے گئے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہاں یہ نہیں فرمایا کہ جادوگر سجدے کی حالت میں گر گئے بلکہ فرمایا گرا دئے گئے' اس سے مراد یہ ہے کہ معجزہ اتنا پُر رعب اور پُر ہیبت تھا کہ انہوں نے محسوس کر لیا تھا کہ الٰہی طاقت سے ہوا ہے۔ کیونکہ مسمریزم یا ہپناٹزم جن پر ایک دفعہ چل جائے وہ دوبارہ اس سے باہر نہیں آسکتے۔ ان جادوگروں نے سارے مجمع پر جادو کیا ہوا تھا۔ حضرت موسیٰ پر بھی اس کا اثر ہوا تھا اس لئے خدا نے دوبارہ وحی کی۔ لیکن انہوں نے دیکھا کہ وہ سارا جادو ٹوٹ گیا اور نہ وہ جادو مجمع پر رہا اور نہ حضرت موسیٰ پر۔ اس پر ان پر رعب طاری ہوا اور انہوں نے کہا کہ ہم رب العالمین پر ایمان لاتے ہیں جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ موسیٰ وہارون، فرعون کو اپنا رب نہیں مانتے تھے تو اس میں دراصل فرعون کا انکار شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ علامہ رازی ان آیات کے تحت فرماتے ہیں کہ:

”متکلمین کے نزدیک یہ آیت فضیلت علم کے بڑے دلائل میں سے ہے۔ اس وجہ سے کہ وہ اقوام حقیقت سحر سے خوب واقف تھیں۔ جب ایسا ہے تو انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ جادو کی حد سے خارج پایا تو جان گئے کہ اللہ تعالیٰ کے معجزات کا حصہ ہے نہ کہ بشری ملمع سازیوں کا کرشمہ۔ اور اگر جادو کے علم میں کامل ماہر نہ ہوتے تو اس استدلال کو سمجھنے کی قدرت نہ پاتے۔

آیت ۱۲۴۔ جب ان جادوگروں نے حضرت موسیٰ وہارون کے رب پر ایمان کا اعلان کیا تو فرعون نے کہا ﴿اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ﴾ کیا تم اس پر ایمان لائے ہو پیشتر اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ کی قوم اور جادوگروں کی قوم ایک ہی تھی اس لئے فرعون نے ان کی حقارت کی ہے کہ تم ہوتے کون ہو، میری اجازت کے بغیر تمہیں جرأت کیسے ہوئی کہ موسیٰ پر ایمان لے آؤ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم لوگوں نے مل کر سازش کی ہے۔ اور دھمکی دی جس کا ذکر آیت ۱۲۵ میں ہے کہ میں ضرور تمہارے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دوں گا۔ پھر ضرور تم سب کو اکٹھا سولی چڑھا دوں گا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سوال یہ ہے کہ کیا واقعۃً ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے تھے یا نہیں۔ قرآن مجید کی طرز بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ ہرگز کاٹے نہیں گئے تھے۔ دھمکی بڑی یقینی تھی اس کے باوجود وہ ہارنے والے جادوگر اپنے ایمان پر قائم رہے۔ تفسیر قرطبی میں لکھا ہے کہ فرعون پہلا شخص ہے جس نے ہاتھ پاؤں مخالف سمت سے کاٹے اور صلیب پر چڑھایا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: یہ درست نہیں ہے۔ جادوگر حضرت موسیٰ کے ساتھ ہجرت کر گئے تھے۔ کیونکہ اندر سے فرعون خوفزدہ تھا اور جانتا تھا کہ موسیٰ کے ساتھ کوئی بڑی طاقت ہے۔

آیت ۱۲۷۔ ﴿وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ﴾ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہمیشہ سے اسلام ہی دین ہے اور مسلمان ہونے سے مراد خدا کا فرمانبردار ہونا ہے۔ ہر دین اسلام ہی ہے۔ اس کی شاخیں آگے بڑھتی چلی جاتی ہیں یہ الگ مسئلہ ہے۔

﴿وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ﴾ کے تحت حل لغات پیش کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ: ”نَقِمْتُ الشَّیْءَ وَنَقَمْتُهٗ“ کسی چیز کو برا سمجھنا۔ یہ کبھی زبان سے عیب لگانے یا کبھی عقوبت پر بولا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے ﴿وَمَانَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ﴾۔ اسی سے نقمۃ عذاب کے لئے آتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے ﴿فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ﴾۔

﴿رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا﴾ کے تحت علامہ رازی لکھتے ہیں کہ:

”﴿رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا﴾ ثابت کرتا ہے کہ ان پر کوئی بڑا شدید ابتلا آیا تھا۔ یہاں تک کہ انہوں نے خدا تعالیٰ سے اس پر صبر کرنے کی توفیق مانگی اور یہ بھی ممکن ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے ایمان کی حالت میں صبر کی التجا کی ہو جو قبول کر لی گئی ہو۔ اور وعید سے صرف نظر کیا ہو“۔ کہتے ہیں کہ جب صبر کی دعا مانگی تو اس دردناک طریقہ پر مانگی ہے کہ ہرگز بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرما لیا ہو اور عذاب کو ٹال دیا ہو۔

”بعض مفسرین نے کہا ہے کہ فرعون سے ہاتھ پاؤں کاٹنے کا عمل سرزد نہیں ہو سکا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمالی۔ جو انہوں نے کہا ﴿وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ﴾ کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ سے طبعی موت کی دعا کی ہے، نہ کہ قتل اور قطع اعضاء کے ذریعہ موت طلب کی۔ اور یہ استدلال زیادہ قرین قیاس ہے“۔

حضور نے فرمایا کہ خدا نے فرعون کو طاقت نہیں دی کہ وہ انہیں سزا دے سکتا۔ علامہ رازی کا توفّی کے معنے طبعی موت کا استدلال بہت اہم ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”اے خدا اس مصیبت میں ہمارے دل پر وہ سکینت نازل کر جس سے صبر آجائے اور ایسا کر کہ ہماری موت اسلام پر ہو۔ جاننا چاہئے کہ دکھوں اور مصیبتوں کے وقت میں خدا تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کے دل پر ایک نور اتارتا ہے جس سے وہ قوت پاکر نہایت اطمینان سے مصیبت کا مقابلہ کرتے ہیں اور حلاوت ایمانی سے ان زنجیروں کو بوسہ دیتے ہیں جو اس کی راہ میں ان کے پیروں میں پڑیں۔ جب باخدا آدمی پر بلائیں نازل ہوتی ہیں اور موت کے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں تو وہ اپنے رب کریم سے خواہ نخواہ کا جھگڑا شروع نہیں کرتا کہ مجھے ان بلاؤں سے بچا کیونکہ اس وقت عافیت کی دعا میں اصرار کرنا خدا تعالیٰ سے لڑائی اور موافقت تامہ کے مخالف ہے بلکہ سچا محب بلا کے اترنے سے اور آگے قدم رکھتا ہے اور ایسے وقت میں جان کو ناچیز سمجھ کر اور جان کی محبت کو الوداع کہہ کر اپنے مولیٰ کی مرضی کا بکلی تابع ہو جاتا ہے اور اس کی رضا چاہتا ہے۔ اسی کے حق میں اللہ جل شانہ فرماتا ہے ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ﴾ (البقرہ: ۲۰۸) یعنی خدا کا پیارا بندہ اپنی جان خدا کی راہ میں دیتا ہے اور اس کے عوض میں خدا تعالیٰ کی مرضی خرید لیتا ہے۔ وہی لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی رحمت خاص کے مورد ہیں۔ غرض وہ استقامت جس سے خدا ملتا ہے اس کی یہی روح ہے جو بیان کی گئی جس کو سمجھنا ہو سمجھ لے“۔ (تقریر جلسہ مذاہب، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۰،۳۲۱)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہاں حضرت مسیح موعودؑ ان جادوگروں کی بات نہیں کر رہے۔ اصل اشارہ صاحبزادہ عبداللطیف شہیدؓ کی طرف ہے۔ وہی ہیں جنہوں نے بیڑیاں چومیں اور دعا بھی نہیں کی کہ یہ مجھ سے ٹال دے۔ حضرت مسیح نے تو موت کا پیالہ ٹال دینے کی دعا کی تھی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی شان اس شان سے زیادہ ہے جو عیسائی حضرت عیسیٰؑ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

آیت ۱۲۸ کی تفسیر میں حضور نے فرمایا کہ قوم کے سرداروں نے فرعون کو موسیٰ کے خلاف تحریص کی۔ اس پر فرعون نے پھر وعید کی ﴿سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَ هُمْ وَ نَسْتَحْيِ نِسَآءَهُمْ﴾۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہر جابر قوم کی ترکیب ہوتی ہے کہ جو ان کی بات مان جائے۔ جو بزدلی دکھادے اور ساتھ شامل ہو جائے۔ یہ عورتوں کی صفت بیان کی جاتی ہے۔ ان کو وہ زندہ رکھتے ہیں اور ان سے جبر کے ہتھیار اٹھالیتے ہیں۔ اس کا یہ کہنا کہ ہم ان کے مردوں کو ماردیں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھیں گے۔ اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے جو بزدل لوگ تھے جو فرعون سے ڈر کر اس کے ساتھ شامل ہونا چاہتے تھے ان کے متعلق وہ کہتا ہے کہ انہیں زندہ رکھیں گے۔ اگر یہ مطلب نہ لیا جائے تو بنی اسرائیل کی جڑ کلیۃً کاٹی جاتی۔ حضور نے فرمایا کہ یہ بہر حال درست ہے کہ بعض صورتوں میں انہوں نے ایسا کیا اور یہ بھی ایک قطعی بات ہے کہ بنی اسرائیل کی نسل نہیں کاٹی گئی۔

علامہ رازیؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"درحقیقت اس واقعہ کے ظاہر ہونے کے بعد فرعون نے موسیٰ کا سامنا کرنے کی جرأت نہ کی۔ نہ اسے پکڑا نہ گرفتار کیا بلکہ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا۔ جس پر اس کی قوم نے کہا کہ کیا تو نے موسیٰ اور اس کی قوم کو آزاد چھوڑ دیا ہے کہ وہ زمین میں فساد برپا کرتے پھریں۔ درحقیقت فرعون جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھتا تو سخت خوف سے بھر جاتا۔ اس وجہ سے وہ ان کا سامنا نہ کرتا تھا۔ جب کہ قوم اس امر سے واقف نہ تھی اور وہ اس کو پکڑنے اور گرفتار کرنے پر اکساتی۔"

حضور نے فرمایا کہ حضرت امام رازی کو خداتعالیٰ نے تفسیر کی بہت حکمت دی ہے اور اکثر ان کے نکات درست ہوتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"﴿اٰلِهَتَكَ﴾: یہ بات غور کرنے کے قابل ہے کہ وہ اپنے معبود کو ایسا کمزور خیال کرتے ہیں کہ موسیٰ اسے موقوف کر سکتا ہے۔ جو قومیں رب العالمین کو چھوڑ کر غیر کی طرف جھکتی ہیں ان کی عقل ایسے ہی ماری جاتی ہے۔ بعض ملکوں میں رعایا تو بادشاہ کی پوجا کرنے پر مجبور ہے اور بادشاہ خدا کی۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ خداتعالیٰ رعایا پر شرک کی وجہ سے ناراض رہے تو وہ ہمیشہ محکوم رہیں اور بادشاہ پر بوجہ توحید راضی رہے تو وہ ہمیشہ محکوم رہیں اور بادشاہ پر بوجہ توحید راضی رہے تو وہ ہمیشہ حاکم بنا رہے۔ بت پرستوں سے بدتر وہ ہیں جو بتوں کو چھوڑ کر نفس کی دیوی کی پرستش کرتے ہیں"۔ (بحوالہ حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۲۲۴،۲۲۵)

آیت ۱۲۹۔ ﴿قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا. اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ. يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ. وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾۔ اس آیت کی تشریح میں حضور نے ایک شیعہ عالم سید مقبول احمد دہلوی کا حوالہ پیش کیا اور فرمایا کہ اس سے اندازہ ہو جائے گا کہ یہ کیسی لغو باتیں اپنے اماموں کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک حضرت امام جعفر صادقؒ ہیں حالانکہ وہ نہایت نیک بزرگ امام تھے۔ وہ ہرگز ایسی بات کہہ ہی نہیں سکتے تھے جیسی مقبول دہلوی صاحب نے ان کی طرف منسوب کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"تفسیر عیاشی میں ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت فرما کر کہا کہ جو کچھ اللہ کا ہے وہ رسول کا ہے اور جو کچھ رسول کا ہے وہ بعد رسول امام کا ہے۔ اور جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہم نے خدا کی کتاب میں پایا ﴿اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ. يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ. وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ جس میں میں اور میرے اہل بیت وہ ہیں جن کو اللہ نے اپنی زمین کا وارث کیا ہے۔ اور متقی ہم ہیں اور پوری زمین ہماری ہے۔ پس مسلمانوں میں سے جو کسی حصۂ زمین کو آباد کرلے تو اسے لازم ہے کہ اس کا خراج اہل بیت کے امام کی خدمت میں پہنچادیا کرے اور جو کچھ باقی رہے وہ اس کا ہے اسے کھائے پیئے"۔ یعنی ہر شخص جو کسی زمین پر محنت کرتا ہے وہ اس کی نہیں اہل بیت کی ہے۔

پھر لکھتے ہیں: "یہ حکم اس وقت تک کے لئے ہے جب تک کہ قائم آل محمد ظہور فرمائیں گے۔ اور تلوار کے زور سے جس طرح جناب رسول خدا ﷺ نے کافروں کو نکال دیا تھا اسی طرح یہ حضرت مشرکین و کفار و منافقین سب کو نکال دیں گے۔ صرف اس زمین کی ملکیت مسلم رکھیں گے جو ہمارے شیعوں کے قبضہ میں ہوگی"۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"﴿اِسْتَعِيْنُوْا﴾۔ اللہ کی توجہ، عنایت، اعانت چاہو۔ ﴿وَاصْبِرُوْا﴾۔ استقلال سے کام لو۔ ﴿وَالْعَاقِبَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾۔ یاد رکھو انجام کار کامیابی خدا ترسوں کے حصہ میں آتی ہے"۔

(تصدیق براہین احمدیہ۔ صفحہ ۲۰۳۔ بحوالہ حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۲۲۴،۲۲۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو لوگ حیوانات کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ جب ان کو پکڑتا بھی ہے تو پھر جان لینے ہی کے لئے پکڑتا ہے۔ مگر مومن کے حق میں اس کی یہ عادت نہیں ہے۔ ان کی تکالیف کا انجام اچھا ہوتا ہے اور انجام کار متقی کے لئے ہی ہے۔ جیسے فرمایا ﴿وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ ان کو جو تکالیف اور مصائب آتے ہیں وہ بھی ان کی ترقیوں کا باعث بنتے ہیں تاکہ ان کو تجربہ ہو جاوے۔ اللہ تعالیٰ پھر ان کے دن پھیر دیتا ہے"۔

(الحکم جلد ۶ نمبر ۴۶ مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۲ء، صفحہ ۲)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ پر جو تکالیف اور مصائب آتے ہیں غور کر کے دیکھیں جو نتائج ان کے خدا نکالتا ہے ان کی ان تکالیف کے مقابلہ میں کوئی نسبت ہی نہیں رہتی۔

پھر آپ فرماتے ہیں:

"ہم اپنے مخالفوں کی مخالفت کی کیا پرواہ کریں۔ یہ مخالف تو بہ نوبت اپنے فرض منصبی کو سرانجام دیتے ہیں۔ ابتدا ان کی ہوتی ہے اور انجام متقیوں کا ﴿وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾"۔

(الحکم جلد ۶ نمبر ۹ مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۲ء، صفحہ ۷)

"ہر قسم کے حسد، کینہ، بغض، غیبت اور کبر اور رعونت اور فسق و فجور کی ظاہری اور باطنی راہوں اور کسل اور غفلت سے بچو اور خوب یاد رکھو کہ انجام کار ہمیشہ متقیوں کا ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾۔ اس لئے متقی بننے کی فکر کرو"۔ (الحکم جلد ۶ نمبر ۲۰ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۲ء، صفحہ ۵)

اسی طرح فرمایا:

"یہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ حکم خواتیم پر ہے"۔ یعنی جو انجام ہو وہی اصل حکم ہوا کرتا ہے۔

"خداتعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ ﴿وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾۔ سنت اللہ اسی طور پر جاری ہے کہ صادق لوگ اپنے انجام سے شناخت کئے جاتے ہیں۔ یہ عاجز خوب جانتا ہے کہ جس کام کو میں نے اٹھایا ہے ابھی وہ لوگوں پر بہت مشتبہ ہے اور شاید اس بات میں کچھ مبالغہ نہ ہو کہ ہنوز ایسی حالت ہے کہ بجائے فائدہ کے آثار و علامت نقصان کے نظر آتے ہیں۔ یعنی بجائے ہدایت کے ضلالت و بدظنی سہل لگتی ہے۔ مگر میں جب ایک طرف آیات قرآنی پڑھتا ہوں کیونکہ اوائل میں نبیوں پر ایسے سخت زلازل آئے کہ مدتوں تک کوئی صورت کامیابی کی دکھلائی نہ دی اور پھر انجام کار نسیم نصرت الٰہی کا چلنا شروع ہوا اور دوسری طرف مواعید صادقہ حضرت احدیت سے بشارتیں پاتا ہوں تو میرا غم دور اور بالکل دور ہو جاتا ہے اور اس بات پر تازہ ایمان آتا ہے۔

(مکتوبات احمدیہ جلد ۵ نمبر ۲ صفحہ ۵۸،۵۹ و مکتوب نمبر ۳۶ صفحہ ۵۸،۵۹)

حضور نے فرمایا کہ مواعید صادقہ سے مراد یہ ہے کہ خداتعالیٰ جو ہماری تائید فرمارہا ہے اس کے مقابل پر مخالفین پر بہت ابتلاء ڈال رہا ہے۔

اس کے ساتھ ہی آج کا درس اپنے اختتام کو پہنچا۔ رمضان المبارک میں ہر ہفتہ اور اتوار کے روز لندن وقت کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے سے بارہ بجے تک یہ درس القرآن کی عالمی مجلس ہوا کرے گی۔ جس میں امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان فیض ترجمان سے دنیا بھر کے عشاق اسلام و عشاق قرآن حقائق و معارف قرآنی سے فیضیاب ہوا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو انوار قرآنی سے بھرپور حصہ عطا فرمائے اور اس کی برکتوں سے مالا مال فرمائے۔

(مرتبہ: ابولبیب)

زکوٰۃ

☆۔ زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم اور بنیادی رکن ہے۔

☆۔ ہر صاحب نصاب مسلمان مرد اور عورت پر "زکوٰۃ" کی ادائیگی فرض ہے۔

☆۔ "زکوٰۃ" مومنوں کے اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

☆۔ ادائیگی "زکوٰۃ" کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی محبت حاصل ہوتی ہے۔

☆۔ یہ صرف روحانی بیماریوں ہی کا علاج نہیں بلکہ ظاہری تکالیف اور مصائب و آلام سے بھی نجات پانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

☆۔ کوئی بھی دوسرا چندہ "زکوٰۃ" کا قائمقام متصور نہیں ہو سکتا۔

☆۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی رو سے "زکوٰۃ" کی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہئیں۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

لجنہ اماء اللہ قادیان کا

پندرہ روزہ تعلیم القرآن تربیتی کلاسز کا انعقاد

رپورٹ: محترمہ آمنہ طیبہ صاحبہ

اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر و احسان ہے کہ اس نے ہر سال کی طرح امسال بھی پندرہ روزہ تعلیم القرآن تربیتی کلاس منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمد للہ یہ کلاس مورخہ ۱۲ مئی تا ۲۶ مئی لگائی گئی۔ مورخہ ۱۲ مئی کو کلاس کا آغاز محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم باترجمہ سے ہوا۔ محترمہ صدر جلسہ نے ممبرات لجنہ کو خطاب فرمایا جس میں آپ نے تربیتی کلاس کی غرض و غایت بیان کی اور ممبرات کو وقت کی پابندی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعداد میں کلاس میں شامل ہونے کی تلقین فرمائی۔ اس موقع پر محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت نے بھی شرکت فرمائی۔

علماء کرام کی تقاریر

اس پندرہ روزہ تربیتی کلاس کے دوران درج ذیل علماء کرام نے مختلف تربیتی پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے تربیت اولاد کے موضوع پر۔ محترم مولوی محمد کریم الدین شاہد صاحب نے عورتوں کی ذمہ داریاں کے موضوع پر۔ محترم مولوی محمد حمید کوثر صاحب نے تلاوت قرآن کریم اور نماز کی اہمیت پر محترم مولوی زین الدین صاحب نے پانچ اخلاق میں سے ایک خلق سچائی پر تقریر کی۔ مورخہ ۲۳ مئی کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب پردہ کے تعلق سے جو آپ نے کینیڈا کے جلسہ سالانہ کے موقع پر مستورات سے فرمایا تھا ممبرات کو کیسٹ کے ذریعہ سنایا گیا۔ تمام ممبرات نے علماء کرام کی تقاریر اور حضور پر نور کے خطاب کو بڑے ذوق و شوق سے سنا۔

مقررہ نصاب کا امتحان

مورخہ ۳۰ مئی کو مسجد مبارک میں صبح 8.30 بجے تربیتی کلاس کے مقررہ نصاب کا تحریری امتحان لیا گیا۔ جس میں ۳۹ ممبرات نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ ۲۵ ممبرات نے زبانی امتحان بھی دیا۔ پانچ نومبائعات نے بھی کلاس میں شرکت کی۔

معیار اول کے امتحان میں مکرمہ ناصرہ پروین صاحبہ اول، مکرمہ نور السحر سعدیہ صاحبہ دوم، اور مکرمہ امۃ السمیع صاحبہ سوم رہیں۔ معیار دوم کے امتحان میں مکرمہ امۃ المؤمن کشور صاحبہ اول، مکرمہ ریحانہ ناصرین صاحبہ دوم، اور مکرمہ عطیۃ المنان صاحبہ سوم رہیں۔

جلسہ یوم امہات

مورخہ ۱۰ جون کو تربیتی کلاسز کے بعد جلسہ یوم امہات بیت النصرت لائبریری میں شام ساڑھے پانچ بجے منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت مکرمہ صادقہ خاتون صاحبہ نے فرمائی۔ تلاوت و نظم کے بعد پندرہ روزہ تربیتی کلاس کی رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی۔ اس موقع پر مکرمہ شمیم بیگم صاحبہ سوز سیکرٹری تربیت بھارت نے سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد تقریب تقسیم انعامات میں پوزیشن لینے والی ممبرات میں صدر جلسہ نے انعامات تقسیم کئے۔

آخر میں محترمہ صدر صاحبہ جلسہ نے اختتامی خطاب فرمایا۔ دعا کے بعد جلسہ کی کاروائی ختم ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس مساعی میں برکت ڈالے۔

☆......☆......☆

اعلان نکاح

☆...... جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر مورخہ ۰۱-۱۱-۱۰ کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد اقصیٰ میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے ازراہ شفقت عزیزہ ماریہ بنت مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب ناظر امور عامہ قادیان کا نکاح عزیزم عمران محمود فاروقی آف لندن ابن مکرم محمود احمد صاحب فاروقی کے ساتھ پانچ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر پڑھا۔ عزیزہ ماریہ مکرم چوہدری محمد صادق صاحب درویش کی پوتی اور مکرم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری مرحوم درویش کی نواسی ہے اور عزیزم عمران محمود فاروقی مکرم عبد الغفور صاحب فاروقی مرحوم کا پوتا اور مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری درویش مرحوم کا نواسہ ہے۔ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخوست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔

(ادارہ)

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۹ ستمبر ۲۰۰۱ کو خاکسار کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو میں شامل ہے اور سیدنا حضور انور نے اس کا نام خبیب احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مولوی بشیر احمد صاحب ہانگزوی مرحوم درویش قادیان کا پوتا اور مکرم خواجہ عبد اللہ صاحب کا نواسہ ہے۔ بچے کے نیک صالح خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (حبیب احمد طارق قادیان)

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۳۰ اکتوبر ۲۰۰۱ء بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ کرڈاپلی میں زیر صدارت مکرم شیخ مطیع الرحمٰن صاحب نائب صدر جماعت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم۔ مکرم شیخ تعلیم صاحب نے کی۔ نظم۔ محمد شفاعت صاحب۔ مکرم غلام نبی صاحب۔ مکرم انور خان صاحب نے پڑھی۔ بعدہٗ مندرجہ ذیل احباب نے سیرت کے اوپر تقاریر کیں۔ مکرم شیخ تعلیم صاحب۔ مکرم محمد حکیم صاحب۔ مکرم تاتار محمد صاحب۔ آخر میں خاکسار شیخ عبد الحلیم مبلغ سلسلہ نے حضور اکرم صلعم کے اسوہ حسنہ پر تقریر کی۔ بعد دعا یہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ (شیخ عبد الحلیم مبلغ سلسلہ حال کرڈاپلی اڑیسہ)

سالانہ اجتماع لجنہ و ناصرات الاحمدیہ چنئی

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ چنئی کا سالانہ اجتماع ۲۷، ۲۸ اکتوبر ۲۰۰۱ء کو احمدیہ مسلم مشن چنئی میں نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا الحمد للہ اس اجتماع کا پہلا اجلاس مورخہ ۰۱-۱۰-۲۷ کو صبح ساڑھے دس بجے خاکسار شریف فاطمہ صدر لجنہ اماء اللہ چنئی کی زیر صدارت محترمہ وحیدہ ایوب صاحبہ کی تلاوت کے ساتھ شروع ہوا اس کے بعد محترمہ عائشہ شیراز صاحبہ اور عزیزہ درثمین صاحبہ نے نظم پڑھی۔ لجنہ و ناصرات کے عہد دہرانے کے بعد مبلغ سلسلہ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب نے درس دیا۔ اس کے بعد صوبائی صدر صاحبہ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ بعد ازاں صدارتی خطاب کے بعد مکرم بشارت احمد صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ نے دُعا کرائی اور اس کے بعد ناصرات کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔

ظہر اور عصر کی نماز کے بعد ۳ بجے دوسرا اجلاس شروع ہوا اس میں لجنہ اماء اللہ کے مقابلہ حسن قرأت کے بعد لجنہ و ناصرات کے مختلف ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ اس اجتماع کا تیسرا اور آخری اجلاس مورخہ ۰۱-۱۰-۲۸ بعد دوپہر ۳ بجے شروع ہوا۔ محترمہ محمودہ نعیم صاحبہ کی تلاوت اور محترمہ وحیدہ ایوب صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد لجنہ اماء اللہ کا مقابلہ نظم خوانی اور مقابلہ تقاریر ہوا۔ اس کے بعد محترمہ نصرت جہاں صاحبہ سیکرٹری تعلیم و تربیت لجنہ اماء اللہ چنئی نے انعامات تقسیم کئے بعدہٗ مختصر اختتامی خطاب و اجتماعی دُعا کے ساتھ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ تقریباً ۲۰۰ ممبرات نے شرکت کی اور خدام و اطفال نے اجتماع کو کامیاب بنانے میں کافی تعاون دیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (صدر لجنہ اماء اللہ چنئی)

اسسٹنٹ پولیس کمشنر آف شولاپور (مہاراشٹر) کی

جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی شولاپور سرکل سے بفضلہٖ تعالیٰ کثیر تعداد میں نومبائعین نے جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کی۔ اس کے علاوہ شولاپور کے اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس ایڈمنسٹریشن و اسپیشل برانچ (انٹیلیجنس) شری ایل۔ آر۔ بھوسلے صاحب مع فیملی ۲۴ افراد کے ساتھ جلسہ سالانہ قادیان میں تشریف لائے۔ علاقہ شولاپور میں احمدیت کی روز افزوں ترقی پر مخالفت میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ گزشتہ سال مخالفین نے ٹرین میں گھس کر نومبائعین کو ڈرا دھمکا کر جلسہ سالانہ قادیان میں آنے سے روکنے کی کوشش کی تھی۔ جس کو دیکھتے ہوئے خاکسار نے امسال پہلے ہی حکام شولاپور کو تمام حالات سے واقف کرا دیا۔ چنانچہ پولیس حکام کی کاروائی سے مخالفین کے حوصلے پوری طرح سے پست پڑ گئے۔ ادھر جلسہ میں اے۔ سی۔ پی صاحب کی شرکت کی خبر سے نومبائعین کے حوصلے بلند ہوئے۔ اے۔ سی۔ پی۔ صاحب کے قادیان پہنچنے پر مکرم مولوی سعادت احمد جاوید صاحب نگران مہاراشٹر اور مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت نے ان سے ملاقات کی۔ مکرم ظہیر احمد صاحب خادم نے انہیں بہترین انداز میں جماعت کا تعارف اور نظام جماعت سے واقف کرایا۔ نیز مختلف علماء کرام سے ملاقات و گفتگو، اور جلسہ سالانہ قادیان کے مشاہدہ سے موصوف بہت متاثر ہوئے۔ ☆......☆

پولیس افسران کی خدمت میں لٹریچر

شولاپور میں عام لوگوں تک پیغام حق پہنچانے کے ساتھ ساتھ بفضلہٖ تعالیٰ اعلیٰ پولیس افسران سے بھی رابطہ رکھا جا رہا ہے۔ ابھی حال ہی میں شولاپور سرکل کے ۳ آئی۔ پی۔ ایس۔ اور ایک آئی۔ اے۔ ایس۔ اور پانچ دیگر پولیس افسران سے ملاقات کی گئی اور ان کی خدمت میں لٹریچر پیش کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے۔

(عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور، مہاراشٹر)

☆......☆......☆

تقریب رخصتانہ

مکرم خواجہ عبد القدوس صاحب ولد مکرم خواجہ عبد الکریم صاحب آف فرینکفورٹ جرمنی کی شادی مورخہ ۰۱-۸-۲۰۰۱ کو مکرمہ صائمہ بٹ صاحبہ بنت مکرم مبشر احمد صاحب بٹ آف لاہور پاکستان کے ساتھ ہوئی۔ شادی کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خواجہ عبد الکریم جرمنی)

قادیان دارالامان میں

مجلس انصاراللہ بھارت کے چوبیسویں سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

☆-بشمول قادیان ۱۳ صوبوں کی ۶۰ مجالس کی نمائندگی ☆-اہم تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی موضوعات پر علماءِ کرام کے بصیرت افروز درس اور تقاریر ☆-دلچسپ علمی، ورزشی اور تفریحی مقابلوں کا اہتمام ☆-مجالس کے منتخبہ نمائندگان کی مجلس شوریٰ کا بابرکت انعقاد ☆-سہ ماہی اُردو و ہندی رسالہ ''انصاراللہ'' کے پہلے شمارہ کی رسم اجراء ☆-پنجاب کے کثیرالاشاعت اردو، ہندی اور پنجابی اخبارات کا بہترین کوریج

مرتبہ: خورشید احمد انور منتظم شعبہ رپورٹنگ بمعاونت عبدالمومن راشد - محمد یوسف انور

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس انصاراللہ بھارت کا چوبیسواں دو روزہ سالانہ اجتماع مورخہ ۲۲ و ۲۳ ستمبر کو منعقد ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ

مجالس کی طرف سے موصولہ رپورٹ ہائے کارگزاری کے مطابق: مجلس انصاراللہ قادیان - اوّل حیدرآباد - دوئم سکندرآباد - سوئم آئی۔

جبکہ بنگلور (کرناٹک) اور پلی پورم (کیرلہ) کی مجالس انعامات خصوصی کی حق دار قرار پائیں۔

اراکین مجلس انصاراللہ قادیان کی بھاری تعداد کے علاوہ صرف باہر کی ۵۹ مجالس کے ۹۹ نمائندگان کی حاضری ریکارڈ کی گئی۔ جبکہ گزشتہ سال قادیان کے علاوہ ۴۱ مجالس کے ۸۷ نمائندگان کی حاضری شمار ہوئی تھی۔

۲۲ ستمبر - سالانہ اجتماع کا پہلا دن

سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت کے پہلے دن کے پروگرام باجماعت مسجد مبارک میں نماز تہجد و فجر کی ادائیگی سے شروع ہوئے۔ بعد نماز فجر محترم مولوی عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز کی فرضیت و اہمیت'' کے موضوع پر درس دیا۔ جس کے بعد تمام انصار نے مزار مبارک سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام پر اجتماعی دُعا کی۔

افتتاحی اجلاس

سالانہ اجتماع کا افتتاحی اجلاس سوا نو بجے صبح ایوان انصار سے ملحق احمدیہ گراؤنڈ کی مغربی جانب تیار کئے گئے پنڈال میں محترم ڈاکٹر محمد عارف صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ لوائے انصاراللہ کی پرچم کشائی کے بعد محترم عرض الدین صاحب آف بنگال نے تلاوت کی جس کا تفسیر صغیر سے اردو ترجمہ محترم مولانا محمد حمید صاحب کوثر زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ قادیان نے پیش کیا۔ بعدۂ تمام انصار نے محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت کی معیت میں عہد دہرایا اور محترم مولوی مظفر احمد صاحب فضل نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی کیساتھ پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ ازاں بعد محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت نے حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام کے طور پر معاشرہ کی تربیت و اصلاح سے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک بصیرت افروز خطبہ جمعہ اور دعوت الی اللہ کے کاموں میں وسعت اور تیزی پیدا کرنے سے متعلق حضور انور کی جانب سے جماعت احمدیہ بھارت کے نام گزشتہ سال موصولہ ولولہ انگیز پیغام کے دو اقتباسات پڑھ کر سنائے اور محترم مولوی بشارت احمد صاحب حیدر قائد تحریک جدید نے مجلس کی سالانہ رپورٹ کارگزاری پیش کی۔ بعد محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت نے مجلس کی طرف سے بہت جلد باقاعدگی کے ساتھ شائع ہونے والے سہ ماہی اردو ہندی رسالہ ''انصاراللہ'' کے بطور نمونہ شائع کئے گئے پہلے شمارہ کی ایک کاپی محترم قائمقام ناظر صاحب اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی خدمت میں پیش کر کے اس کی رسم اجرائی ادا کی۔ آخر میں محترم صدر اجلاس نے اپنے اختتامی خطاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد ایمان افروز واقعات کے حوالے سے انصاراللہ کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی اجتماعی دُعا کے ساتھ اس اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرا اجلاس

سالانہ اجتماع کے پہلے دن کا دوسرا اجلاس ٹھیک ۱۱ بجے محترم عبدالحمید صاحب ٹاک امیر صوبائی کشمیر کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں محترم محمد انعام صاحب ذاکر کی تلاوت قرآن کریم اور محترم ریحان احمد صاحب ظفر کی نظم خوانی کے بعد پہلی تقریر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب سابق صدر مجلس انصاراللہ بھارت نے ''حمد باری تعالیٰ'' کے موضوع پر فرمائی۔

بعدۂ محترم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ نے ''سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعوت الی اللہ کے آئینہ میں'' کے عنوان پر تفصیل سے روشنی ڈالی ازاں بعد محترم علی اکبر صاحب آف بہار اور محترم مرزا محمد حبیب اللہ صاحب متعلمین مدرسۃ المعلمین نے دلچسپ پیرائے میں اپنے قبول احمدیت کے حالات اور تاثرات پیش کئے۔ آخر میں محترم صدر اجلاس نے سامعین کو نومبائعین کیلئے نیک نمونہ بننے کیلئے سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی پاکیزہ تعلیم کی روشنی میں اپنے اپنے نفس کا محاسبہ کرنے کی تلقین کی۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ اجلاس بھی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

مجلس مذاکرہ

ٹھیک ۲ بج کر ۳۰ منٹ پر بعد دوپہر اجتماع گاہ میں ہی ''تربیت اولاد میں انصاراللہ کا کردار'' کے عنوان پر ایک دلچسپ اور معلوماتی مجلس مذاکرہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس میں محترم مولوی عنایت اللہ صاحب کی تلاوت کلام اور محترم چوہدری محمود احمد صاحب مبشر درویش کی نظم خوانی (جو موصوف کے اپنے منظوم کلام پر مشتمل تھی) کے بعد اس اہم موضوع پر محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصاراللہ بھارت، محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح و ارشاد، محترم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر ہیڈ ماسٹر مدرسۃ المعلمین اور محترم مولوی محمد حمید کوثر صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ قادیان نے اپنے اپنے نقطۂ نگاہ سے دلچسپ پیرایہ میں روشنی ڈالی۔

علمی، ورزشی اور تفریحی پروگرام

مجلس مذاکرہ کے بعد منتظم صاحب علمی مقابلہ جات کے زیر اہتمام حسن قرأۃ کا دلچسپ مقابلہ ہوا جس کی صدارت محترم بی ایم کویا صاحب آف کنانور ٹاؤن کیرالہ نے فرمائی بعدۂ منتظم صاحب ورزشی مقابلہ جات کے زیر انتظام احمدیہ گراؤنڈ میں دلچسپ ورزشی اور تفریحی مقابلے کرائے گئے۔

مجلس شوریٰ

بعد نماز مغرب و عشاء ٹھیک آٹھ بجے شب مسجد ناصر آباد میں مجلس شوریٰ کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس اجلاس کا پہلا مرحلہ چونکہ آئندہ دو سالہ ٹرم کیلئے صدر مجلس اور نائب صدر مجلس صف دوئم کے انتخاب سے تعلق رکھتا تھا اس لئے اس کی صدارت کے فرائض محترم قائمقام ناظر صاحب اعلیٰ نے سرانجام دیئے اور انتخاب کی کارروائی کو خوش اسلوبی کے ساتھ پایۂ تکمیل تک پہنچانے کیلئے محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح و ارشاد نے آپ کی معاونت فرمائی۔ کارروائی کا آغاز محترم مولوی محمد حمید صاحب کوثر کی تلاوت قرآن حکیم اور اُس کے اردو ترجمہ سے ہوا۔ محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ کی معیت میں تمام نمائندگان شوریٰ نے کھڑے ہو کر عہد دہرایا۔ بعدۂ ہر دو انتخابات کی کارروائی خوش اسلوبی کے ساتھ پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ جس کے بعد محترم صدر اجلاس نے اجتماعی دُعا کروائی۔

مجلس شوریٰ کا دوسرا مرحلہ مجوزہ بجٹ آمد و خرچ مجلس انصاراللہ بھارت برائے سال ۲۰۰۲ء کے ایجنڈا پر مشتمل تھا۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ شوریٰ کی کارروائی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

۲۳ ستمبر - سالانہ اجتماع کا دوسرا دن

حسب پروگرام سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت کے دوسرے دن کے پروگرام بھی مسجد مبارک میں باجماعت نماز تہجد کی ادائیگی سے شروع ہوئے بعد نماز فجر محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح و ارشاد نے ''انصاراللہ کی ذمہ داریاں'' کے عنوان پر درس دیا بعدۂ تمام انصار نے مزار مبارک پر اجتماعی دُعا کی۔

مورخہ ۲۳ ستمبر کو ٹھیک نو بجے صبح اجتماع گاہ میں محترم مولوی منیر احمد صاحب خادم نائب ناظر نشر و اشاعت کی زیر صدارت سالانہ اجتماع کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس منعقد ہوا جس میں محترم حافظ اسلام الدین صاحب کی تلاوت قرآن حکیم اور محترم مظفر احمد صاحب اقبال انچارج احمدیہ مرکزی لائبریری کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے ''جماعت احمدیہ اور مالی قربانیاں'' کے عنوان پر تقریر کی۔

بعدۂ ہمارے تین نومبائعین بھائیوں یعنی محترم محمد مجیب الرحمٰن صاحب بنگالی، محترم غوث اعظم انصاری صاحب آف بہار اور محترم عرض الدین صاحب آف بنگال نے اپنے قبول احمدیت کے دلچسپ حالات سنائے دوسرے دن کے پہلے اجلاس کے بعد پہلے تقاریر اور پھر نظم خوانی کے دلچسپ مقابلے کرائے گئے جن کی صدارت علی الترتیب محترم عبدالعظیم صاحب آف عثمان آباد (مہاراشٹرا) اور محترم فیروز الدین صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ صوبہ بنگال نے فرمائی۔ دوسرے دن کا دوسرا اجلاس محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب سابق صدر مجلس انصاراللہ بھارت کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں محترم قاری نواب احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک اور محترم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر سیکرٹری دفتر بہشتی مقبرہ کی نظم خوانی کے بعد محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصاراللہ بھارت نے اراکین مجلس سے خصوصی خطاب کیا شام ۱۵-۴ بجے منتظم صاحب ورزشی مقابلہ جات کے زیر انتظام احمدیہ گراؤنڈ میں اطفال کی کچھ دلچسپ کھیلوں کے بعد انصار بھائیوں کے مابین والی بال کا ایک شاندار میچ ہوا

اختتامی اجلاس اور تقسیم انعامات

رات ۳۰-۷ بجے سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت کا اختتامی اجلاس محترم قائمقام ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں محترم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد تمام حاضرین نے محترم صدر مجلس کی معیت میں عہد دہرایا اور محترم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش نے منظوم کلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔ تقسیم انعامات کے بعد محترم مولوی منیر احمد صاحب خادم نے بحیثیت سیکرٹری اجتماع کمیٹی شکریہ ادا کیا۔ محترم صدر اجلاس نے اپنے اختتامی خطاب میں قرآن حکیم کی عظمت و رفعت کی وضاحت کی اور اراکین مجلس کو اس مقدس صحیفہ آسمانی کی تلاوت کو روزمرہ کا معمول بنانے کی تلقین فرمائی۔

اجتماعی دُعا کے ساتھ ہی مجلس انصاراللہ بھارت کا چوبیسواں دو روزہ بابرکت سالانہ اجتماع فلک بوس نعروں کی گونج میں بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ امسال بھی اجتماع گاہ کے قریب بک سٹال کا اہتمام کیا گیا جو اجتماع کے دونوں روز کھلا رہا۔

جالندھر سے شائع ہونے والے پنجاب کے کثیر الاشاعت اردو، ہندی اور پنجابی اخبارات نے مسلسل کئی روز تک اجتماع سے متعلق اہم مضامین، خبروں اور تصاویر کو نمایاں رنگ میں کوریج کیا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اس بابرکت روحانی اجتماع کو دور رس نتائج کا حامل کرے اور اسے مجالس انصاراللہ بھارت میں بیداری کی ایک نئی روح پھونکنے کا موجب بنائے۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

طالبان پر امریکی حملہ کے جواب میں دار العلوم دیوبند کا امریکیوں کے خلاف حملہ

نوٹ:- امریکہ نے ۷ر اکتوبر ۲۰۰۱ء کو طالبان پر اس بناء پر حملہ کیا کہ انہوں نے امریکہ کے ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹا گان حملہ میں اسامہ بن لادن اور ان کے نیٹ ورک القاعدہ کی مدد کی تھی دار العلوم دیوبند نے اس حملہ کو اسلام کے خلاف حملہ قرار دیتے ہوئے درج ذیل فتویٰ جاری کیا ہے اور ساتھ ہی ان تمام اشیاء کی تفصیل بھی دی ہے جو کہ اس فتویٰ کے بعد بقول ان کے استعمال نہیں کرنی چاہئے۔

ذیل میں ہم اس فتویٰ کی فوٹو کاپی شائع کر رہے ہیں۔

01336 Ph 22... Fax. 22760

دار الافتاء دار العلوم دیوبند

DARUL IFTA DARUL-ULOOM, DEOBAND U. P.

حوالہ نمبر .... التاریخ 17/10/2001.

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

الجواب

ھو الموفق ۱۷ر اکتوبر ۲۰۰۱ء سے امریکہ اور برطانیہ افغانستان کے مسلمانوں پر میزائیلوں اور بموں کے ذریعہ جو وحشیانہ اور دہشت گردانہ حملے کر رہا ہے وہ یقیناً کمزور مسلمانوں اور اسلام کے خلاف بربریت اور ظالمانہ حملہ ہے بلکہ امریکہ و برطانیہ کے مسلسل جارحانہ عزائم کا ایک حصہ ہے اور اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ یہ اسلام کے خلاف ایک منظم صلیبی اور صیہونی جنگ ہے جس سے لاکھوں بے گناہ مسلمان، کمزور بچے اور عورتیں ہلاک و متاثر ہو رہے ہیں۔

اس لیے اس وقت تمام مسلمانوں پر شرعی اعتبار سے اور تمام انصاف پسند برادران وطن پر اخلاقی اعتبار سے لازم ہے کہ امریکہ و برطانیہ کا جس طریقہ سے بھی ہو سکے مقاطعہ (بائیکاٹ) کریں ان کی مصنوعات کی خرید و فروخت سے کلی طور پر احتراز کریں کیونکہ یہ ظلم و عدوان میں تعاون ہے جو شرعاً ممنوع اور ناجائز ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان"

واللہ اعلم

مفتی دار العلوم دیوبند

نائب مفتی دار العلوم دیوبند

۲۹/۷/۲۲ھ

سپر دہشت گرد امریکہ اور اسکے اتحادیوں کی مصنوعات و مشروبات کا بائیکاٹ کر کے آپ افغانستان کے مظلوم مسلمانوں کی مدد کر سکتے ہیں

دار العلوم کے فتویٰ کے مطابق امریکہ و برطانیہ کی وہ چند کمپنیاں جنکی مصنوعات ممنوع ہیں پروکٹر اینڈ گیمبل، ایم وے، پامولیو، جے کے ہیمپسٹیڈ (J. K. Hampstead)، جنسن، فلائنگ مشین، پیٹر انگلینڈ، ووڈلینڈ، جیٹ ایرویز، ریلائنس گروپ آف کمپنی، ریکٹ اینڈ کولمن، جونس اینڈ جونس، ریڈ اینڈ نکلسن، رہن، بروک بونڈ، نیسلے، ویلرا، کیڈبریز، ریڈ اینڈ ٹیلر جیلیٹ، ریولون، ڈینول، کوکا کولا، پیپسی، ایلائنیز ایرویز، ایر امریکہ، برٹش ایرویز، فورڈ اسکورٹ، اوپل ایسٹرا، وہرل پول (Whirl Pool)، سمتھ کلین بیکم (Smith Clean Beecham) تھومسن، ریمنڈ۔

وہ کمپنیاں جنکی چیزیں انکی جگہ استعمال کی جاسکتی ہیں

گودریج، ویڈیوکون، بی پی ایل (ٹاٹا، برلا)، ویپرو، انڈین ایر لائنس، ایر انڈیا، گرادیر، کوالیر، بوبے، ڈائنگ، ہویل، میراکون، بجاج، ہیرو ہونڈا، لکھانی، لبرٹی، ہمیا کا مسواک، بنبن ....

انکے علاوہ وہ چیزیں بھی ممنوع ہیں جو امریکہ یا برطانیہ کی کسی بھی کمپنی سے ملکرنی ہیں

اب نیچے روز مرہ کی زندگی میں استعمال ہونیوالی کچھ مصنوعات دی جا رہی ہیں

ٹوتھ پیسٹ و ٹوتھ برش (Tooth Pastes and Tooth Brush)

ممنوعہ: اسے استعمال نہ کریں: اورل بی، پیپسوڈنٹ، کلوزپ، کولگیٹ، جوردن، ایکوا، سمتھ کلین (Smith Clean)

غیر ممنوعہ: اسے استعمال کیا جائے: بنبولا، پرودس، گودریج، مسواک، اجنتا، انکر۔

سرف و صابن (Soap and Detergents)

ممنوعہ: اسے استعمال نہ کریں: لائف بوائے، لائف بوائے گولڈ، لائف بوائے پلس، لکس، اینرل، پیرس لرل، ڈو (Dove)، سیولون، ریکسونا، فیئر اینڈ لولی، سکن کیئر (Skin Care)، جونس بے بی سوپ، پامولو، نیچرل لیکر، سنو (Snow)، گو، مارول، لے، ذیم، ٹائڈ، سرف ایکسل، ویل، ریکسونہ، روبن بلو، روبن نیچ، آکو (Ala)

غیر ممنوعہ: اسے استعمال کیا جائے: مارگو، نیما، آیو (Ayu)، ہمام، سنتور، موتی، میڈیمکس، نا (Fa)، نیکوائٹ سوپ، جو، گاپا، ہرمونی، میڈیا، مرس، مینا، میلا، گھڑی، انکو۔

شیمپو (Shampoo)

ممنوعہ: اسے استعمال نہ کریں: ... آرگینکس (Organics)

غیر ممنوعہ: اسے استعمال کیا جائے: ... (Ayur)

(Toffee, Chocolates) ...

ممنوعہ: اسے استعمال نہ کریں: ... میلے، پرک، چوکو ...

... ہن رائز، بورن ...

غیر ممنوعہ: اسے استعمال کیا جائے: نیوٹرین، میلوڈی، ہارون، بار ون (Bar One)، امول، کوکی بائٹ، بریٹانیا (Britannia)، پارلے، کیمکو (Campco)، پوپنس (Popins)

کولڈ ڈرنگ و دیگر مشروبات (Cold Drinks and other drinkables)

ممنوعہ: اسے استعمال نہ کریں: کوکا کولا، پیپسی، لمکا، اسپرائٹ، میرنڈا، سلیری، تمس اپ، ایکوافینا، کن لے، فینا، میک ڈونلڈس (Mac Donalds)، پیزا ہٹ۔

غیر ممنوعہ: اسے استعمال کیا جائے: مازا، چیتل

الیکٹرونکس (Electonics)

ممنوعہ: اسے استعمال نہ کریں: وہرپول، الیکٹرولکس، وولٹاس، کیلوینیٹر، تھامسن، نوکیا، انٹیل، ڈیل، ایچ پی (H P)، بیلٹرون، سارکس، اے ایم ڈی، ایل جی۔

غیر ممنوعہ: اسے استعمال کیا جائے: گودریج، ویڈیوکون، بی پی ایل، سیمسنگ، اوشا، کیتان۔

چائے اور کافی (Tea and Coffee)

ممنوعہ: اسے استعمال نہ کریں: تاج محل، لپٹن، بروک بونڈ (Brooke Bond)، بی ٹی سی، پی ٹی سی، نیس کیفے، مسلے، ٹی سٹی (Tea City)

غیر ممنوعہ: اسے استعمال کیا جائے: آسی تری شون، موتیلی، ۵۰۲، پتا کا، ٹاٹا، تیز، ایم ڈی ایچ، ہنٹر (Huntur)، سرگم (Surgum)

کریم اور دیگر میک اپ کا سامان (Blades, Cream and other Cosmetics)

ممنوعہ: اسے استعمال نہ کریں: فیئر اینڈ لولی، پونڈس، لیک مے، فیئر ایور۔

غیر ممنوعہ: اسے استعمال کیا جائے: بورولین، بوروپلس، بوروسوفٹ، ویکوٹرامیرک، ہالی، امامی، نیچرل لیکر۔

مچھر مارنے کی دوائی (Mosquito Repellents)

ممنوعہ: اسے استعمال نہ کریں: مورٹن، آڈومس۔

غیر ممنوعہ: اسے استعمال کیا جائے: آل آوٹ (All Out)، بچھوا چھاپ، میکسو (Mixo)۔

قلم و روشنائی (Pens and Inks)

ممنوعہ: اسے استعمال نہ کریں: پارکر، پائلٹ، مون لیکس، بلکر۔

غیر ممنوعہ: اسے استعمال کریں: تو ڈے، سرو، لونیکس، رینولڈس۔

جوتے (Shoes)

ممنوعہ: اسے استعمال نہ کریں: وڈلینڈ، ایکشن، ایڈیڈاس، نائکی، باٹا۔

غیر ممنوعہ: اسے استعمال کیا جائے: میراکون، لبرٹی، ریلکس، لکھانی

دیگر سامان (Other Goods)

ممنوعہ: اسے استعمال نہ کریں: جیلیٹ (Gellete)، ٹائیم، پامولیو، ورائل، روس گھڑی۔

غیر ممنوعہ: اسے استعمال کریں: موو (Moov)، 365، نمبر بلیڈ، اجنتا گھڑی، ٹاٹا، ٹائمکس، ہیکسما

شائع کردہ:- ابوبکر صدیق ٹرسٹ، پیر والی گلی، سہار نپور

منقولات

افغانستان سے دُم دبا کر بھاگے جہادیوں کے متعلق پاکستانی اخبار دی نیوز کا فکر انگیز اداریہ

"تمام غیر ملکی جنگجوؤں سے وہی سلوک کیا جائے گا جس کی شرعی قوانین اجازت دیتے ہیں- رشید دوستم

پاکستانی اخبار دی نیوز نے اپنے یکم دسمبر کے شمارہ میں اداریہ تحریر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جن ہزاروں پاکستانیوں نے جہاد کے نام پر دوسروں کے قتل کی سوچی تھی آج وہ خود طالبان کی شکست کے نتیجہ کے طور پر قتل سے دوچار ہیں۔

اخبار لکھتا ہے کہ افغان طالبان کو تو مخالف افغان معاف کر سکتے ہیں لیکن غیر ملکی لڑاکوؤں کو نہیں اب اگر وہ ہتھیار ڈالتے ہیں تو ان کو بچانے والا کوئی نہیں ان کے اس خوفناک انجام کیلئے جہاد کے نعرے دینے والوں کے سوا اور کون ذمہ دار ہے۔ اگر انہیں گمراہ کرنے والے ملاں تھوڑی سی بھی ایمانداری رکھتے ہیں یا ان کی کوئی ضمیر ہے یا خدا کا خوف ہے تو پھر وہ عوامی عدالت میں پیش ہو کر مقدمات کا سامنا کریں اور خدا سے معافی مانگیں برسوں تک یہ خود ساختہ جہادی ملاں اپنے مفادات کو خطرہ میں ڈالے بغیر جہاد کا اعلان کرتے رہے اور اس کی آڑ میں دولت جمع کرتے رہے۔

اخبار نے آخر میں لکھا ہے کہ ان خود ساختہ جہادیوں کی شکست نے ان کے پاکستان میں بیٹھے نظریاتی ملاؤں کے پاؤں تلے سے زمین کھسکا دی ہے اور آج حالت یہ ہے کہ ان کی جہاد کی دُہائی پر گلیوں میں اُترنے والا کوئی نہیں۔

دوسری طرف ناردرن الائنس افغانی لیڈر عبد الرشید دوستم نے واضح کیا ہے کہ قندوز اور خان آباد میں طالبان کی طرف سے لڑنے والے تمام غیر ملکی جہادیوں کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے گا جس کی شرعی قوانین اجازت دیتے ہیں۔ بعد ازاں اُنہیں اقوام متحدہ یا امریکہ کے ملکوں کے حوالے کر دیا جائے گا۔ لیکن سعودی عرب کے وزیر دفاع پرنس سلطان بن عبد العزیز نے اپیل کی ہے کہ افغانستان میں پکڑے گئے عرب اور ہر مسلمان کو اس کے وطن جانے کا موقع دیا جائے۔ (بحوالہ ہند سماچار جالندھر ۲ دسمبر ۲۰۰۱ء)

دنیا میں قریب ۳۰ لاکھ افراد کی امسال ایڈز سے موت

چار کروڑ افراد ایڈز سے متاثر زندگی گزار رہے ہیں- عالمی صحت تنظیم

نئی دہلی- یکم دسمبر (یو این آئی) ۲۰۰۱ء میں دنیا بھر میں تقریباً ۳۰ لاکھ افراد کی ایڈز کی وجہ سے موت ہوگئی اور چار کروڑ افراد ایڈز یا اس کی چھوت سے متاثر زندگی گزار رہے ہیں۔ جن میں سے ۶۱ لاکھ افراد کا تعلق جنوب اور جنوب مشرقی ایشیا سے ہے۔ یہ اطلاع عالمی یوم ایڈز کے موقع پر آج عالمی صحت تنظیم کی طرف سے جاری رپورٹ میں دی گئی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ صحارا سے ملحق افریقی علاقوں میں جہاد ایڈز موت کی سب سے بڑی وجہ بن گیا ہے وہیں عالمی سطح پر یہ بیماری چوتھی سب سے بڑی مہلک بیماری ہے۔ ایک تہائی لوگ پندرہ سے ۲۴ برس کی عمر کے ہیں اور بیشتر کو یہ معلوم بھی نہیں کہ وہ زد میں آچکے ہیں۔ لاکھوں لوگ ایسے ہیں جنہیں عملاً ایڈز کے بارے میں کچھ نہیں معلوم۔

لاطینی امریکہ میں ایڈز سے متاثر لوگوں کی تعداد چودہ لاکھ بتائی گئی ہے۔ مشرقی یوروپ، وسطی افریقہ، مشرقی ایشیا اور خطہ بحر الکاہل میں ایسے لوگوں کی تعداد دس لاکھ بتائی جاتی ہے۔ شمالی امریکہ میں 0.94 ملین، مغربی یوروپ میں 0.56 ملین، شمالی افریقہ اور مشرقی وسطی میں 0.44 ملین اور کریبیائی علاقوں میں 0.42 ملین افراد اس مہلک بیماری میں مبتلا ہیں۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد سب سے کم ہے۔ یہاں صرف پندرہ ہزار افراد کے متاثر ہونے کی خبر ملی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ایڈز انفکشن کے کیس مشرقی یورپ میں تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ روس میں نومبر میں مزید ۷۵ ہزار افراد کے متاثر ہونے کی خبر ملی ہے یعنی تین برسوں میں یہ پندرہ گناہ اضافہ ہے۔ ایشیا اور بحر الکاہل کے علاقوں میں ۱-۷ ملین افراد ایڈز سے متاثر ہیں۔ ہندوستان میں ۳۸ لاکھ ۶۰ ہزار افراد ایڈز سے متاثر ہیں۔ یہ تعداد جنوبی افریقہ کو چھوڑ کر کسی بھی ملک سے زیادہ ہے۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702

Vol - 50 Thursday, 13 Dec 2001 Issue No: 50

طالبان کا زوال

۷؍دسمبر کو تمام افغانستان سے طالبان کو اس وقت شدید ہار کا سامنا کرنا پڑا جبکہ اس کی فوجوں نے اپنے آخری گڑھ قندھار سے بھی ہتھیار پھینک کر خود کو ناردرن الائنس حکومت کے حوالے کر دیا طالبان چیف ملا عمر کے متعلق تادم تحریر اطلاع ہے کہ انہوں نے خود کو ناردرن الائنس فوجوں کے سپرد نہیں کیا ہے بلکہ وہ کہیں فرار ہو گئے ہیں یہی اطلاع اُسامہ بن لادن کے تعلق میں بھی ہے۔

دریں اثناء ناردرن الائنس حکومت نے کہا ہے کہ طالبان چیف اور دیگر لیڈروں پر باقاعدہ مقدمات چلائے جائیں گے اور انہیں کسی صورت میں بخشا نہیں جائے گا جبکہ عام طالبان فوجیوں کو اگر وہ ہتھیار پھینک کر پرامن شہریوں کے طور پر رہیں تو معافی دی جاسکتی ہے۔

یاد رہے کہ گزشتہ دو ماہ کم از کم دس ہزار شہری اور طالبان فوجی امریکی حملوں سے جاں بحق ہوئے جبکہ گزشتہ سالوں میں افغانیوں کی اپنی خانہ جنگی میں کم و بیش چالیس لاکھ لوگ مارے جاچکے ہیں۔ طالبان نے ۱۹۹۶ء میں کابل پر قبضہ کر کے پریزیڈنٹ نجیب اللہ کو پھانسی دے دی تھی اس طرح کل ملا کر پانچ سال تک افغانستان پر طالبان کا قبضہ رہا جس دوران وہ بیرونی دنیا میں کٹر اور انتہا پسند کے طور پر مشہور رہے اور ان کی دہشت پسندانہ سرگرمیاں وقتاً فوقتاً اخبارات میں پیش کی جاتی رہیں اسی دوران پاکستان سمیت قریباً تمام مسلم ممالک کے وہابی اور دیوبندی ملاں طالبانیوں کو اسلامی مجاہد قرار دے کر اپنے اپنے ملکوں میں ان جیسی حکومت کی تمنائیں کرنے لگے۔ سعودی عرب نے ۱۹۹۸ء میں طالبان سے کہا تھا کہ وہ اسامہ بن لادن کو اس کے سپرد کر دے لیکن طالبان نے سعودی عرب کی یہ درخواست ٹھکراتے ہوئے اُسامہ بن لادن کو مکمل تحفظ دیا تھا۔

پاکستان اور ھندوستان کی مذہبی جماعتوں بالخصوص دیوبندی گروپ اور جماعت اسلامی نے طالبان پر امریکی حملے کو اسلام کے خلاف حملہ قرار دیتے ہوئے اپنے پیروکاروں کو امریکہ کے خلاف جہاد پر اُکسایا تھا۔ اور پاکستان کی مذہبی جماعتوں نے تو اپنے پیروکاروں کو اس جہاد کی خاطر افغانستان کی سرحد پر دھکیل بھی دیا تھا۔ لیکن طالبان کی ہار کے بعد ان جنگجوؤں میں سے کئی مارے گئے کئی اب تک بھوک و پیاس اور طرح طرح کی مصیبتوں کا شکار ہیں اور کچھ اپنے ملک واپس آنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ پاکستان و ھندوستان کی مذہبی جماعتوں نے تو طالبان کے خلاف جنگ کو جہاد قرار دیا تھا لیکن پاکستان اور سعودی حکومت کے فرماں رواؤں نے مذہبی جماعتوں کی اپیل اور فتووں کو ٹھکراتے ہوئے امریکی حملے کی مکمل حمایت کی تھی۔ اس دوران یہ بات قابل ذکر ہے کہ طالبان کی پیدائش دراصل امریکہ کے ہاتھوں ہی ہوئی تھی اور امریکہ نے ہی انہیں ہتھیار دے کر سوویت یونین کے خلاف تیار کیا تھا۔ لیکن جب وہی ہتھیار امریکہ پر برسے تو پھر طالبان جو کبھی اس کے چہیتے تھے جانی دشمن بن گئے۔ طالبان کی اس تاریخ کو ناردرن الائنس کو اپنے ذہن میں محفوظ رکھنا ہوگا اب یا تو اُسے بھی سعودی حکومت کی طرح امریکہ کا غلام بن کر رہنا ہوگا اور یا پھر طالبان جیسے حشر کیلئے تیار رہنا ہوگا۔ طالبان کے زوال کے بعد ناردرن الائنس اور دیگر گروپوں کو ملا کر ایک عبوری سرکار کی تشکیل دی تو گئی ہے لیکن کہا نہیں جاسکتا کہ یہ حکومت کتنے دنوں تک قائم رہ پائے گی کیونکہ افغانستان کی نااتفاقی، تشدد اور خانہ جنگی کی گزشتہ تاریخ بتاتی ہے کہ کسی بھی حکومت کا وہاں پائیداری اختیار کرنا نہایت مشکل مسئلہ ہے!

روزہ افطار کے بعد دیوبندیوں بریلویوں میں جم کر لڑائی

نصف درجن لوگ زخمی

مین پوری ۱۹؍نومبر (سہارا سماچار) شہر کے محلّہ گولہ بازار میں نماز کے بعد نمازیوں کے دو فرقوں دیوبندیوں اور بریلویوں میں آپس میں مُٹھ بھیڑ ہوگئی اور جم کر اینٹ پتھر اور لاٹھی ڈنڈے چلے اس واقعہ کی رپورٹ فریقین کی طرف سے لکھوائی گئی ہے اس تعلق میں پولیس نے چھ لوگوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

بتایا گیا ہے کہ گولہ بازار میں واقع مسجد میں نئے پیش امام محمد اسلم نے دیوبندی فرقے کے مسلمانوں پر کفر کا فتویٰ دے رکھا ہے چنانچہ گزشتہ روز روزہ افطار کے بعد دونوں فرقے آپس میں بھڑ پڑے اور مار پیٹ شروع ہوگئی اور دیکھتے ہی دیکھتے فریقین کی طرف سے اینٹ پتھر چلنے لگے نتیجۃً دونوں گروپوں کے نصف درجن لوگ شدید زخمی ہو گئے۔ دیوبندی فرقے کے لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ اپنے طریق پر نماز ادا کرنا چاہتے ہیں جبکہ انہیں ایسا کرنے سے روکتے ہوئے بریلوی لوگ کافر کہتے ہیں ان کا الزام ہے کہ ان کے گھروں پر دھاوا بولا گیا ہے اور مار پیٹ کی گئی ہے۔

وہیں بریلوی فریق کا کہنا ہے کہ دیوبندیوں کا الزام کلیۃً جھوٹا ہے ان لوگوں نے اُلٹا اکٹھے ہو کر ہم پر اس وقت حملہ کر دیا جبکہ ہم لوگ نماز پڑھ رہے تھے دیوبندیوں کی طرف سے عبدالرحمٰن ولد دلاور نے محمد احمد معراج۔ محمد احمد کے چھوٹے بھائی گڈن شکیل۔ عقیل۔ رجو۔ منار ظاہر اور شاہ پلی کے خلاف مقامی تھانہ میں ایف۔آئی۔آر درج کروائی گئی ہے۔

وقف جدید کا سال ۲۰۰۱ء کا اختتام

اور افراد جماعت کی ذمہ داریاں

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ وقف جدید کا سال ۲۰۰۱ء ختم ہونے میں صرف نصف ماہ کا مختصر عرصہ رہ گیا ہے امید ہے کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جنوری ۲۰۰۲ء میں وقف جدید کے سال نو کے آغاز کا اعلان فرمائیں گے۔ اس موقع پر جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے ہر ملک کے وعدہ جات وصولی کی پوزیشن حضور انور کی خدمت اقدس میں لندن ارسال کیا جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ بھارت کے مخلصین سے درخواست ہے کہ جن کے ذمہ چندہ وقف جدید بقایا قابل وصولی ہے براہ مہربانی اپنے اپنے وعدہ جات کا جائزہ لیکر فوری طور پر مقامی جماعت کے سیکرٹریان مال و سیکرٹریان وقف جدید کو ادائیگی کر کے ممنون فرمائیں۔ جو افراد اپنے وعدہ جات کے مطابق سو فیصدی ادائیگی کریں گے ان کے نام بغرض دعا حضور انور کی خدمت میں ارسال کر دئے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

(ناظم وقف جدید)

امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں التماس

جیسا کہ قبل ازیں امراء و صدر صاحبان جماعت کی خدمت میں بذریعہ سرکلر یہ اطلاع دی جاچکی ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے سالِ رواں میں قائدین مجالس کا انتخاب ہونا ہے۔ آئندہ دو سال یعنی یکم نومبر ۲۰۰۱ء سے ۳۱ اکتوبر ۲۰۰۳ء تک کیلئے قائدین کا انتخاب کروایا جانا مقصود ہے۔ اس تعلق میں قواعد انتخاب و دیگر تفصیلات قبل ازیں بذریعہ ڈاک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ اعلان ہذا کے ذریعہ تمام امراء و صدر صاحبان جماعت کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ اولین فرصت میں ہی اپنی اپنی جماعتوں میں انتخاب کروا کر رپورٹ سے دفتر خدام الاحمدیہ بھارت کو مطلع فرمائیں۔ اگر کسی جگہ قواعد انتخاب پر مشتمل سرکلر نہ پہنچا ہو تو بھی انتخاب کروائیں۔ انتخاب کے متعلق جملہ معلومات لائحہ عمل خدام الاحمدیہ میں درج ہیں۔ جملہ امراء و صدر صاحبان سے تعاون کی درخواست ہے۔ اور قائدین علاقائی سے اُمید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقہ کی مجالس کا اس پہلو سے جائزہ لیں گے۔ اور بروقت قائد کے انتخاب کو یقینی بنائیں تا کہ مجلس کے کام متاثر نہ ہوں۔ جزاکم اللہ

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

ادارہ بدر کی طرف سے قارئین بدر کو عیدالفطر کی مبارکباد

اخبار ہفت روزہ بدر“ کی ملکیت اور دیگر تفصیلات کا بیان

بموجب پریس رجسٹریشن ایکٹ فارم نمبر۴ قاعدہ نمبر۸

رجسٹریشن نمبر R.N.61/57

۱-	مقام اشاعت	:	قادیان
۲-	وقفہ اشاعت	:	ہفت روزہ
۳-	پرنٹر و پبلشر	:	منیر احمد حافظ آبادی ایم اے
۴-	قومیت	:	ہندوستانی
	پتہ	:	محلّہ احمدیہ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب (انڈیا)
۵-	ایڈیٹر کا نام	:	منیر احمد خادم
	قومیت	:	ہندوستانی
	پتہ	:	محلّہ احمدیہ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب (انڈیا)

میں منیر احمد حافظ آبادی اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات جہاں تک میری اطلاعات کا تعلق ہے درست ہیں۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے
پرنٹر و پبلشر قادیان
پروپرائیٹر نگران بورڈ بدر

دوسرے فریق نے توڑا خان۔ انعام قادر۔ عبدالرحمٰن۔ رضوان شمس۔ سرفراز۔ عرفان۔ اسلم اور انیس کے خلاف مقدمہ درج کروایا ہے۔ پولیس نے اس تعلق میں انعام قادری۔ رضوان۔ عبدالرحمٰن معراج۔ گڈن اور توڑا کو گرفتار کر لیا ہے جنہیں بعد میں ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ (راشٹریہ سہارا ۲۰۰۱-۱۱-۲۰ لکھنؤ)